SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, March 21, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Malik Muhammad Hayat) in the Chair.

جناب راحت اللہ خان جرال (سیکرٹری جنرل): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز اراکین آپ مہربانی سے تشریف رکھیں کارروائی شروع کرتے ہیں۔ اب ہم کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع کرتے ہیں۔ میں درخواست کروں گا حافظ حسین احمد صاحب سے کہ وہ آ کر تلاوت فرمائیں۔

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یایھاالذین آمنوااتقواللہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون o
واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکرو نعمت اللہ
علیکم اذ کنتم اعدآءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمۃ اخواناً
وکنتم علٰی شفاحفرۃ من النار فانقذکم منھا کذلک یبین اللہ
لکم ایتہ لعلکم تھتدون (سورہ آل عمران)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت ہی مہربان اور رحم والا ہے۔ اے لوگو!

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, March 21, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty eight minutes after ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer (Malik Muhammad Hayat) in the Chair.

جناب راحت اللہ خان جرال (سیکرٹری جنرل): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز اراکین آپ مہربانی سے تشریف رکھیں کارروائی شروع کرتے ہیں۔ اب ہم کارروائی تلاوت کلام پاک سے شروع کرتے ہیں۔ میں درخواست کروں گا حافظ حسین احمد صاحب سے کہ وہ آ کر تلاوت فرمائیں۔

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

يايها‌الذين آمنوااتقوالله حق تقته ولا تموتن الا وانتم مسلمون o
واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا واذكرو نعمت الله
عليكم اذ كنتم اعدآءً فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمة اخواناً
وكنتم علىٰ شفاحفرة من النار فانقذكم منها كذلك يبين الله
لكم ايته لعلكم تهتدون (سوره آل عمران)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت ہی مہربان اور رحم والا ہے۔ اے لوگو!

جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ 321
مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں
نہ پڑو۔ اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے
دشمن تھے اس نے تمہارے دل جوڑ دیئے۔ اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔
تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔
اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی
فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے۔

جناب راحت اللہ خان جرال : معزز اراکین! آپ کو معلوم ہے کہ آج کی نشست ایک خصوصی نشست ہے اور اس نشست کی صدارت کے لئے صدر مملکت نے جناب بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات خان کو نامزد کیا ہے۔ میں صدر صاحب کا آرڈر آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔

In exercise of powers conferred by sub-rule (2) of Rule 9 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate and all other powers enabling me in this behalf, I hereby nominate Brig. (Retd) Muhammad Hayat, Senator, to preside over the first meeting of the Senate to be held on 21st March, 1994, at 10.00 a.m. for taking oath of members elect and holding of the election of the Chairman and taking of oath by him.

sd/-
Farooq Ahmad Khan Leghari
President

اب میں بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات خان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آ کر اپنی نشست سنبھالیں۔

(اس موقع پر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات خان صاحب نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب پریذائڈنگ آفیسر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب حضرات کو السلام علیکم، میں تمام نئے منتخب اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جیسے کہ آپ کو علم ہے کہ یہ

ایک خصوصی نشست ہے۔ نئے سینیٹر صاحبان جو اس ہال میں موجود ہیں اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ لہٰذا میں ان تمام سینیٹرز حضرات سے درخواست کروں گا کہ جن کے نام سیکرٹری جنرل صاحب پڑھ کر سنائیں، وہ اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر حلف اٹھائیں۔

جناب راحت اللہ خان جرال : میں یہ لسٹ انگریزی حروف تہجی کی ترتیب میں پڑھوں گا۔ سب سے پہلے ڈاکٹر عبدالحیٔ۔ حاجی عبدالرحمان - جناب آفتاب احمد شیخ۔ میر افضل خان۔ جناب اعتزاز احسن۔ جناب اکرم شاہ۔ جناب علی نواز شاہ۔ حافظ فضل محمود۔ جناب فدا حسین۔ جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب گل شیر۔ جناب حاجی گل۔ جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب الیاس احمد بلور۔ جناب محمد جہانگیر بدر۔ جناب محمد جاوید مینگل۔ جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال۔ جناب کمال الدین اظفر۔ محترمہ کنیز فضہ جونیجو۔ بیرسٹر سید مسعود کوثر۔ جناب محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب محمد اجمل خان خٹک۔ چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سید محمد جواد۔ سردار محمد یعقوب ناصر۔ میر نبی بخش ڈومکی۔ مسز نسرین جلیل۔ سید قاسم شاہ۔ جناب رفیق احمد شیخ۔ میاں رضا ربانی۔ جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب ساجد میر۔ حاجی سخی جان۔ جناب صفدر علی۔ جناب سرتاج عزیز۔ جناب شفقت محمود۔ جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب وقار احمد خان۔ جناب محمد ظفر۔

ایک معزز رکن : جناب ایک نام رہ گیا ہے۔

جناب راحت اللہ خان جرال : کیا کسی کا نام رہ گیا ہے؟

ایک معزز رکن : نمبر 25 پر جناب محمداعظم خان ہوتی۔

جناب راحت اللہ خان جرال : جناب محمد اعظم خان ہوتی۔ شکریہ ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر : اب میں اردو میں حلف پڑھوں گا اور میں جب "میں" پڑھوں گا تو آپ اپنا اپنا نام لیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر : اس کے بعد میں جو حلف پڑھوں گا وہ آپ دہرائیں گے۔ حلف نامے کی کاپیاں آپ سب کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(معزز ممبران نے حلف اٹھایا)

جناب پریذائڈنگ آفیسر : اب ایک ایک کر کے نومنتخب اراکین کے نام سیکرٹری جنرل صاحب پکاریں گے جس ممبر کا نام پکارا جائے وہ یہاں آ کر سیکرٹری جنرل کی میز پر رکھے گئے رول آف ممبر شپ پر دستخط کرے -

جناب راحت اللہ خان جرال : جناب ڈاکٹر عبدالحیٰ- جناب حاجی عبدالرحمٰن- آفتاب احمد شیخ- میر افضل خان- جناب اعتزاز احسن- جناب اکرم شاہ- جناب علی نواز شاہ- حافظ فضل محمود- جناب فدا حسین- جناب غلام قادر چانڈیو- جناب گل شیر- جناب حاجی گل- جناب حسین شاہ راشدی- جناب احسان الحق پراچہ- جناب الیاس احمد بلور- جناب محمد جہانگیر بدر- جناب محمد جاوید مینگل- جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال- جناب کمال الدین اظفر- محترمہ کنیز فضہ جونیجو- بیرسٹر سید مسعود کوثر- جناب محمد عبدالستار خان نیازی- جناب محمد اجمل خان خٹک- چوہدری محمد انور بھنڈر- جناب محمد اعظم خان ہوتی- سید محمد جواد ہادی- سردار محمد یعقوب ناصر- میر نبی بخش ڈومکی- مسز نسرین جلیل- سید قاسم شاہ- جناب رفیق احمد شیخ- میاں رضا ربانی- جناب سیف اللہ خان پراچہ- جناب ساجد میر- حاجی سخی جان- جناب صفدر علی- جناب سرتاج عزیز- جناب شفقت محمود- جناب صوبیدار خان مندوخیل- جناب وقار احمد خان- جناب محمد ظفر-

اس کے بعد میں آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے منتخب اراکین 41 تھے- سب نے آج حلف اٹھا لیا ہے اور رجسٹر میں دستخط کر دیئے ہیں- اس لئے ہمارا ہاؤس مکمل ہو گیا ہے-

Mr. Presiding Officer: I will now announce the procedure and programme for the election of Chairman and Deputy Chairman. The nomination papers for the election to the office of the Chairman and Deputy Chairman will be received by the Secretary General of the Senate in his office. Nomination may be filed at any time before 12.00 noon today. Filing of the nomination papers after 12.00 noon shall render them liable to rejection. The scrutiny of the nomination papers will take place at 2.00 p.m. today. Nominations may be withdrawn by the candidates in writing at any time before the ballot

is held. The election will take place at 3.00 p.m., therefore, now we adjourn the House till 3.00 p.m. Thank you very much.

(The House then adjourned to meet again at three of the clock in the evening)

[The House re-assembled after interval with Mr. Presiding Officer (Brig. (Retd) Muhammad Hayat) in the Chair]

جناب پریذائڈنگ آفیسر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز اراکین توجہ فرمائیں۔ آج چیئرمین کا الیکشن ہو گا اور اس میں صرف دو امیدوار سامنے آئے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ جناب منظور احمد خان گچکی اور جناب وسیم سجاد۔ سیکرٹری صاحب اس کا procedure بتا دیں۔

جناب راحت اللہ خان جرال : میں پریذائڈنگ آفیسر کی اجازت سے تھوڑی سی تفصیل بتانا چاہتا ہوں۔

Nomination for the election of office of the Chairman of the Senate اس میں validly nominated دو candidates ہیں جیسے آپ کو بتایا گیا ہے جناب وسیم سجاد صاحب۔ انہیں چودہ سینیٹرز نے علیحدہ علیحدہ propose کیا ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

1 - جناب فتح محمد خان 2 - سید محمد فضل آغا 3 - جناب سرتاج عزیز 4 - جناب صوبیدار خان مندوخیل 5 - ڈاکٹر محمد ریحان 6 - جناب شیخ ظریف خان مندوخیل 7 - میر نبی بخش ڈوکی 8 - راجہ محمد ظفرالحق 9 - جناب شہزاد گل 10 - لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - 11 سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ 12 - چوہدری محمد انور بھنڈر 13 - قاضی حسین احمد 14 - پروفیسر خورشید احمد۔ یہ چودہ علیحدہ علیحدہ پروپوزلز آئی تھیں (وسیم سجاد صاحب کے نام کے لئے) اور scrutiny میں یہ valide proposed تصور کی گئیں۔ دوسرے امیدوار

جناب منظور احمد خان گھگی ہیں ان کے propesers ہیں مسٹر شفقت محمود، دوسرے proposer ہیں جناب اعتزاز احسن۔ الیکشن ان دونوں امیدواروں کے درمیان ہو گا۔ جناب وسیم سجاد اور جناب منظور احمد خان گھگی۔ پولنگ کرانے سے پہلے میں کچھ تھوڑی سی تفصیل بھی بتانا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو پولنگ کے لئے ہمارے پاس بیلٹ پیپرز ہیں جو نمونے کے طور پر ہم نے تقسیم بھی کئے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے اندر آپ نے ٹک ✔ لگانی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نشان لگایا گیا تو..... پتہ نہیں اتنی دور سے نظر آئے گا کہ نہیں۔ میں ابھی ریکویسٹ کروں گا دونوں امیدواروں سے کہ وہ پولنگ surpevise کرنے کے لئے جن اراکین کو نامزد کر دیں وہ میرے پاس آ جائیں۔ میں ان کو ایک ایک نمونہ دوں گا۔ نام، میں الفابیٹیکلی آرڈر میں پکاروں گا۔ آپ کو پتہ ہو گا کہ کس نے آنا ہے۔ آپ پہلے خود انہیں سمجھاتے رہیں۔ بیلٹ پیپر کے اوپر سب سے اوپر نام منظور احمد گھگی صاحب کا ہو گا اور نچلا نام وسیم سجاد صاحب کا ہو گا۔ جو داہنی طرف چھوٹا خانہ ہے اس کے اندر ٹک ✔ مارک کرنی ہے۔ میں ریکویسٹ کروں گا پولنگ ایجنٹس سے کہ میں سینیٹر صاحبان کو alphabetical آرڈر میں بلاؤں گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کس کی باری آ رہی ہے اگر آپ چاہیں تو انہیں اچھی طرح سمجھا دیں۔ میں یہاں پر خود بھی سمجھا دوں گا۔ آپ کو میں alphabetically ترتیب سے بلاؤں گا۔ آپ یہاں پر آئیں گے اپنا بیلٹ پیپر لیں گے، بیلٹ پیپر کے پیچھے مہر لگائی جائے گی اور میں اس پر initial کروں گا۔ اس کے علاوہ اس پر کوئی اور نشان نہیں ہو گا۔ آپ کے پاس میرے بائیں طرف پولنگ بوتھ ہے۔ اس میں آپ اندر جائیں گے۔ وہاں پر جو قلم رکھی ہے اس سے مارک کریں۔ تاکہ نشان کے رنگ میں کوئی فرق نہ آئے۔ پھر اس کو فولڈ کرکے یہاں لا کر اس بکس میں ڈالیں گے۔ پولنگ کرانے سے پہلے میں دونوں پولنگ ایجنٹس کو یہ بکس کھول کر دکھاؤں گا کہ یہ خالی ہے۔

سید اقبال حیدر: ایک بات میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر بیلٹ پیپر کسی ممبر نے خراب کر دیا ہو اور دوسری یہ بات کہ اگر حروف تہجی کے تحت جب آپ لوگوں کو بلائیں گے اور وہ یہاں حاضر نہ ہوئے تو کیا وہ بعد میں آکر ووٹ ڈال سکتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دونوں باتیں ہو سکتی ہیں۔

جناب راحت اللہ خان جرال: آپ تشریف رکھیں، میں عرض کرتا ہوں۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ غلطی سے اگر آپ سے بیلٹ پیپر خراب ہو جائے تو آپ واپس آکے نیا بیلٹ پیپر لے سکتے ہیں پول کرنے سے پہلے۔ دوسری چیز ہے کہ ہم نے ٹائم فکس نہیں کیا۔ دونوں پارٹیز کی رضا مندی سے ہم ٹائم فکس کر لیں تاکہ اس کے بعد ہم تصور کریں گے

کہ پولنگ ختم ہو گئی ہے۔ میں پہلی دفعہ تو سب کے ایلفا بیٹکل آرڈر میں نام پکاروں گا۔ اس کے بعد جب نام ختم ہو جائیں گے تو جو بچ گئے ہوں گے میں انہیں دوبارہ پکاروں گا۔ میری تجویز ہے کہ اس کے بعد پولنگ ہم کلوز کر دیں۔ یا آپ پسند کریں تو دونوں پارٹیز مل کر کوئی ٹائم فکس کر لیں۔

ایک فاضل رکن: تین دفعہ نام پکاریں۔

جناب راحت اللہ خان جرال: یہ بات ٹھیک ہے تین دفعہ پکاریں گے۔

سید اقبال حیدر: دونوں پارٹیوں کے نمائندے مل کر طے کر لیں گے۔ یہ بات ٹھیک ہے۔

جناب راحت اللہ خان جرال: اچھا ٹھیک ہے۔ آپ کی رضا مندی سے ہم ختم کریں گے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ فرض کریں کہ ایک دو missing ہوں تو کوئی ٹائم لمٹ ہونی چاہیئے۔ جس میں ہم ختم کریں۔ آپ کے نمائندے آجائیں تاکہ وہ بیلٹ بکس کو چیک کر لیں۔ جو پریذائیڈنگ آفیسر ہیں ان کا ووٹ ہو گا۔

(بیلٹ باکس چیک کیا گیا اور سیل کیا گیا)

Mr. Presiding Officer: The Ministers, Advisors can sit here, see the proceedings, but they cannot vote, however, the Senator Ministers can vote.

جناب راحت اللہ خان جرال : اب، ممبرز اگر بوتھ کی انسپکشن کرنا چاہیں تو وہ بھی کر سکتے ہیں۔
please have a look at the booth also

Mr. Ilyas Ahmad Bilour: Only Senators have to vote but as the Ministers can prevail on the people so that is why the Ministers and the Advisors may not be allowed to sit over here, I think, Sir.

Mr. Presding Officer: No, I don t think so. I have already decided for them.

Malik Faridullah Khan: They can sit, Sir. It is a normal session.

Mr. Presiding Officer: Now, we shall start the proceedings. Kindly announce the names.

Lt. Gen.(Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman, I have a point. As Poling Agent of my party's candidate I strongly protest that anybody who does not have the right to vote should be present in the House. The galleries are there, the Ministers can sit in the galleries. There is no right for them to sit over here in the House.

Mr. Presiding Officer: I have given the decision, I am sorry.

جناب راحت اللہ خان جرال: ایک۔ اور اعلان ہے جی کہ وہاں پر ہم نے ایک مارکر پنسل رکھی ہوئی ہے۔ اسی سے مارکنگ کریں تاکہ رنگ میں کوئی فرق نہ آئے اور سیاہی نہ پھیلے اور اس کو کوئی غلطی سے اٹھا کر بھی نہ لے جائے۔ پلیز اسی سے مارکنگ کریں۔ اپنا قلم استعمال نہ کریں۔ کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہو تو پوچھ سکتے ہیں۔ آپ کی اجازت ہو تو شروع کریں جی؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شروع کریں۔

جناب راحت اللہ خان جرال: جناب عبدالغفار خان۔ جناب عبدالحئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اگر ٹک مارک کے علاوہ کوئی اور نشان ہو گا تو پیپر مسترد کر دیا جائے گا اور آپ کا ووٹ ضائع ہو جائے گا۔ اس لئے اپنے candidate

کے سامنے صرف ایک ٹک مارک کریں۔ مزید کچھ نہ لکھیں۔

جناب راحت اللہ خان جرال : میر عبدالجبار۔ جناب عبدالقیوم خان۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ حاجی عبدالرحمان۔ جناب آفتاب احمد شیخ۔ میر افضل خان۔ چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب اکرم شاہ۔ سید علی حیدر۔ جناب علی نواز شاہ۔ میر عامر خان۔ خان امیر عبداللہ خان۔ جناب انور سیف اللہ خان۔ سید برکات احمد شاہ۔ سردار بشیر احمد خان۔ سید احسان شاہ۔ ملک فرید اللہ خان۔ جناب فتح محمد خان۔ سید محمد فضل آغا۔ حافظ فضل محمد۔ جناب فدا حسین۔ جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب گل شیر۔ حاجی گل۔ مخدوم سید حامد رضا۔ حافظ حسین احمد۔ قاضی حسین احمد۔ حسین شاہ راشدی۔ جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب الیاس احمد بلور۔ جناب امداد علی اعوان۔ سید اقبال حیدر۔ سید اشتیاق اظہر۔ جناب محمد جہانگیر بدر۔ جناب محمد جاوید مینگل۔ ڈاکٹر جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال۔ جناب کمال الدین اظفر۔ محترمہ کنیز فضہ جونیجو۔ جام حاجی کرارالدین۔ مخدوم خلیق الزمان۔ جناب خلیل الرحمان۔ پروفیسر خورشید احمد۔ جناب منظور احمد خان گچکی۔ سید مسعود کوثر۔ جناب محمد اجمل خان خٹک۔ چوہدری محمد انور بھنڈر۔ محمد اعظم خان۔ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات۔ محمد ابراہیم خان۔ مخدوم محمد اسرار حسین شاہ۔ سید محمود جواد۔ ملک محمد قاسم۔ ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب محمد طارق چوہدری۔ سردار محمد یعقوب ناصر۔ راجہ محمد ظفر الحق۔ سید مزمل شاہ۔ میر نبی بخش ڈوکی۔ محترمہ نسرین جلیل۔ ملک نور شیر۔ سید قاسم شاہ۔ جناب رفیق احمد شیخ۔ میاں رضا ربانی۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب ساجد میر۔ حاجی سخی جان۔ مولانا سمیع الحق۔ جناب صفدر علی۔ جناب سرتاج عزیز۔ جناب شفقت محمود۔ جناب شہزاد گل۔ جناب چوہدری شجاعت حسین۔ جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب میر طارق حسین مگسی۔ جناب وقار احمد خان۔ جناب وسیم سجاد۔ جناب یحییٰ بختیار۔ جناب زاہد اختر۔ ملک زر محمد خان۔ شیخ ظریف خان مندوخیل۔ جناب ذوالفقار علی شاہ جاموٹ۔

اب جو رہ گئے تھے میں دوبارہ فہرست شروع کرنے لگا ہوں اور نام پکاروں گا۔ سید محمد فضل آغا۔ قاضی حسین احمد۔ سید اقبال حیدر۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔

Mr. Presiding Officer: All the 87 members have polled their votes, therefore, the polling is closed. Please open the polling box and count the votes. Two representatives much be there. (pause)

Mr. Presiding Officer: Honourable Senators, counting has been completed. Six votes have been challenged. Out of these, three

are accepted as correct and three have been rejected. Therefore, the total comes to Mr. Wasim Sajjad's 48. Mr. Manzoor Ahmed Khan Gichki's 36. I say again for Manzoor Gichki, he has got 36. Therefore, Mr. Wasim Sajjad is elected as Chairman of the Senate . I request the newly elected Chairman to come and take oath first and then take seat.

(جناب پریذائڈنگ آفیسر نے جناب وسیم سجاد سے حلف لیا)

(حلف کے بعد جناب وسیم سجاد نے کرسی صدارت سنبھالی)

مولانا عبدالستار خان نیازی: عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

جناب عبد الستار خان نیازی: ٹائم تو ہو گیا ہے تین بجے کے بعد .....

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے دس منٹ کے لئے وقفہ کر لیجیئے۔ اس کے بعد کارروائی ہوگی۔

(The House then adjourned for prayers)

[The House re-assembled after interval with the Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair].

Mr. Chairman: I think we will first proceed to elect the Deputy Chairman. Of course, the procedure is the same.
میرا خیال ہے دوبارہ پروسیجر سمجھا دیں۔ کیونکہ پچھلا جو الیکشن ہوا ہے اس میں کچھ لوگوں نے پھر ایک دو جگہ کراس لگا دیئے تھے۔ یہ وضاحت پھر کر دی جائے تاکہ لوگوں کو پتہ ہو کہ

کراس نہیں لگانا ٹک لگانا ہے۔ یہ جو سامنے تصویر بنی ہوئی ہے۔ یہ ٹک کی تصویر ہے۔ یہ لگانا ہے، کراس نہیں لگانا۔ دو حضرات نے نام کے آگے ٹک لگایا تھا گو ان کی intention تو ظاہر ہو جاتی ہے لیکن جو چھوٹا خانہ ہے اس میں ٹک لگانا ضروری ہے۔ میرا خیال ہے دوبارہ ممبران کو سمجھا دیا جائے تاکہ کوئی غلطی نہ ہو۔ ورنہ ووٹ کا نقصان ہو جاتا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سیکرٹری جنرل صاحب دوبارہ بتا دیں کہ کیا پروسیجر ہے؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلیں جی شروع کریں۔

(pause)

شروع کریں جناب کیا انتظار ہو رہا ہے؟ شروع کر دیں۔

جناب راحت اللہ خان جرال: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ اب ڈپٹی چیئرمین کے الیکشن کا آغاز ہوتا ہے۔ پروسیجر جو ہے وہ بالکل وہی ہے جو چیئرمین کے الیکشن کے لئے تھا۔ پروسیجر اور طریقہ کار کے متعلق میں نے کافی تفصیل سے باتیں کی تھیں لیکن افسوس ہے کہ چھ بیلٹ پیپر پھر بھی ضائع ہوئے ہیں اور جو غلطیاں کی گئی ہیں وہ دو ہیں۔ جو خانہ ہم نے بنایا ہے وہاں ٹک کرنا ہے اس کی بجائے ناموں کو ٹک کیا ہوا تھا۔ اب اس سے نیت تو ظاہر ہوتی تھی کہ کس کو ووٹ دے رہے ہیں لیکن چونکہ طریقہ کار میں ہم نے یہ واضح کیا تھا کہ ہم اس کو accept نہیں کریں گے تو ہم نے ان کو reject کیا ہے۔ دوسرے دو میں سے ایک نے کراس لگایا ہوا تھا۔ حالانکہ کافی تفصیل سے میں نے بتایا تھا کہ کراس نہیں لگانا، صرف ٹک کرنا ہے اور ایک سینیٹر صاحب نے جو ٹک بھی کیا تھا وہ ڈبل ٹک کیا تھا ایک ٹک اس طرف کو کرکے اور ایک اوپر سے نیچے کی طرف ٹک کیا تھا۔ ایک قسم کا وہ کراس بھی بن گیا تھا اور دو ٹکیں بھی بن گئی تھیں۔ تو وہ بھی ضائع ہوگیا۔ تو 87 میں سے اگر 6 ووٹ ضائع ہو جائیں تو اس سے رزلٹ پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ لہٰذا میں دوبارہ تفصیل سے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ چھوٹا خانہ جو ہے اس کے اندر ٹک لگانی ہے جو بیلٹ پیپر میں دائیں سائیڈ پر ہے۔ اور یہاں نیچے اس کی تصویر بھی بنائی ہوئی ہے۔ ذرا کوشش کریں کہ

بالکل صاف طریقے سے ٹک لگائیں اور اس الیکشن میں ایسی غلطی نہ ہو اس وقت ہمارے پاس پہلے جو proposers نے تین نام دیئے تھے.... میر عبدالجبار، میاں رضا ربانی اور جناب جاوید مینگل کے نام تھے جناب جاوید مینگل نے اپنا نام واپس لے لیا ہے اس لئے ان کا نام ہم نے خارج کر دیا ہے۔ اب الیکشن صرف میر عبدالجبار اور میاں رضا ربانی کے درمیان ہو گا۔ نام جو ہیں میں انگریزی حروف تہجی کے اعتبار سے پکاروں گا جس طرح میں نے چیئرمین کے الیکشن میں کیا ہے۔ اگر آپ دونوں پارٹیز کے کوئی ایک ایک ممبرز نامزد کر دیں جو کہ آپ لوگوں کی طرف سے سپروائز کریں تو ذرا آسانی ہو گی۔

میاں رضا ربانی کا نام اوپر ہو گا اور میر عبدالجبار کا نیچے ہو گا۔ آپ کو میں یہ بکس دکھا دوں یہ خالی ہے۔

(بکس دکھایا گیا اور سیل کیا گیا)

دوسری درخواست ہے کہ وہی قلم جو اندر رکھا ہوا ہے اسی کو استعمال کریں۔ آپ آپس میں دوبارہ فیصلہ کر لیں کہ کن حالات میں ہم کسی ووٹ کو reject کریں گے۔ اگر آپ اس پر بھی فیصلہ کر لیں........

جناب چیئرمین: یہ بعد کی بات ہے۔ We will look in to it آپ الیکشن شروع کریں۔

جناب راحت اللہ خان جرال: اچھا جی۔ میں پھر الیکشن شروع کرتا ہوں۔ آپ کی اجازت سے مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب کو پہلے پول کروا دیں۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ جناب عبدالحئی۔ میر عبدالجبار۔ جناب عبدالقیوم خان۔ جناب عبدالرحیم خان۔ حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب آفتاب احمد شیخ۔ میر افضل خان۔ چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب اکرم شاہ۔ سید علی حیدر۔ جناب علی نواز شاہ۔ میر عامر خان۔ خان امیر عبداللہ خان۔ جناب انور سیف اللہ خان۔ سید برکات احمد شاہ۔ سردار بشیر احمد خان۔ سید احسان شاہ۔ محترمہ نسرین جلیل (انہوں نے جانا ہے ان کو آؤٹ آف ٹرن بلا رہا ہوں) جناب زاہد اختر۔ (یہ بھی آؤٹ آف ٹرن بلا رہا ہوں) جناب فریداللہ خان۔ جناب فتح محمد خان۔ سید محمد فضل آغا۔ حافظ فضل محمد۔ جناب فدا حسین۔ جناب غلام قادر چانڈیو۔ جناب گل شیر۔ جناب گلزار احمد خان۔ جناب حاجی گل۔

جناب مخدوم سید حامد رضا- حافظ حسین احمد- قاضی حسین احمد- جناب حسین شاہ راشدی- جناب احسان الحق پراچہ- جناب الیاس احمد بلور- جناب امداد علی اعوان- سید اقبال حیدر- سید اشتیاق اظہر- جناب محمد جہانگیر بدر- جناب محمد جاوید میتگل- جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر محمد جاوید اقبال- جناب کمال الدین اظفر- محترمہ مس کنیز فضہ جونیجو- حاجی جام کرار الدین- جناب مخدوم خلیق الزمان- جناب خلیل الرحمان- پروفیسر خورشید احمد- جناب منظور احمد خان گچکی- بیرسٹر سید مسعود کوثر- جناب محمد اجمل خان خٹک- چوہدری محمد انور بھنڈر- محمد اعظم خان ہوتی- بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) محمد حیات- جناب محمد ابراہیم خان- مخدوم سید اسرار حسین شاہ- سید محمد جواد ہادی- ملک محمد قاسم- ڈاکٹر محمد ریحان- جناب محمد طارق چوہدری- سردار یعقوب ناصر- راجہ محمد ظفر الحق- سید مزمل شاہ- میر نبی بخش- ملک نور شیر- سید قاسم شاہ- جناب رفیق احمد شیخ- میاں رضا ربانی- لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر- جناب سیف اللہ خان پراچہ- جناب ساجد میر- حاجی سخی جان- مولانا سمیع الحق- جناب سرتاج عزیز- جناب شفقت محمود- جناب شہزاد گل- چوہدری شجاعت حسین- جناب صوبیدار خان مندوخیل- میر طارق مگسی- جناب وقار احمد خان- جناب یحییٰ بختیار- جناب محمد ظفر- ملک زر محمد خان- شیخ ظریف خان مندوخیل- سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ- جناب وسیم سجاد- جناب عبدالقیوم خان- جناب حاجی عبدالرحمٰن- جناب انور سیف اللہ خان- حافظ فضل محمود- جناب گلزار احمد خان- حافظ حسین احمد- مولانا سمیع الحق-

اچھا جناب پورے 87 ووٹ پول ہوگئے ہیں-

Mr. Chairman: The polling is now closed.

(اس کے بعد گنتی شروع کی گئی)

Mr. Chairman: Honourable Senators! The result of election to the office of Deputy Chairman of the Senate has been received. According to this, Mir Abdul Jabbar has obtained 48 valid votes and Mian Raza Rabbani 37 valid votes, two votes were rejected as being invalid. So, Mir Abdul Jabbar stands elected as Deputy Chairman of the Senate. I, now call upon Mir Abdul Jabbar to come and take the oath of office as Deputy Chairman of the Senate.

(Mir Abdul Jabbar took oath of office of the Deputy Chairman,

Senate)

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ نماز مغرب کے لئے ہاؤس کا اجلاس ملتوی فرما لیں۔

جناب چیئرمین: تو پھر 20 منٹ کے لئے ملتوی کرتے ہیں۔

so, the House is adjourned for twenty minutes for Maghrib prayers.

(The House then adjourned for Maghrib prayers)

[The House re-assembled after interval with the Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair]

Mr. Chairman: Leader of the House, would you like to say something?

Malik Muhammad Qasim:' Yes, Sir.

Mr. Chairman: Please.

Malik Muhammad Qasim: I congratulate you Sir, as well as Mir Abdul Jabbar for the elections held today in which you as Chairman have been declared successful and he as Deputy Chairman. And I also congratulate Mr. Gichki as well as Mian Raza Rabbani who have taken these elections and your success Sir, and their defeat in a manner in which we should always take such elections in a democratic way and maintain democratic traditions. And the way I saw at least Mian Rabbani and in the same manner Mr. Gichki also,

their feelings, the way Raza Rabbani went and congratulated his opponent who has been declared successful. And I am standing here to congratulate you Sir. It is not the first time that you have been elected as Chairman. This is the thrid time that you are presiding over this august House. I have had the opportunity not as a member of this legislature or member of the Senate but as an Advisor to the Prime Minister to attend and also to speak and participate in the debates of the Senate, and then Sir, as Senator also I have had the opportunity. Then, again I saw you working not in the Senate, you were the Acting President at that time when interim government was formed.

Sir, this august House has traditions of its own and there are traditions of which anybody should be proud of and the way you have been conducting this House whether we were against you Sir, or whether the people who have today elected you, we all felt that you used to be neutral and I sincerely hope Sir, that that tradition will be continued and you would act and Mr. Jabbar would also act in the same manner. Because that shall not only be fair with the people who sit in this House but that is a must, necessary for the continuity of democratic institutions in our country. And on our behalf Sir, on behalf of the government also I assure you of our fullest cooperation as far as when we congratulate you actually we are congratulating ourselves also. Because the way this election has been conducted peacefully, nicely this was also a new, at least for me, it was a new sort of an atmosphere in which this was done.

I would be failing in my duty Sir, if I don't congratulate the new members of the Senate who have been elected and I was just now going through the list there are people of such integrity and calibre that has definitely enriched the composition of this House and

when I say that Sir, I am talking of both the sides, I am talking of all the political parties to whom these members belong. If I start naming some, I shall be taking too much of time and if I miss anybody he would not like it but Sir, this list includes people who struggled for the freedom of this Sub-Continent, who struggled for the creation of Pakistan, who struggled for the freedom of this Sub-Continent, who struggled for the creation of Pakistan, who struggled for bringing in democracy and for upkeep of democratic traditions in this House. It is a great honour to be a member of a House in which on both the sides such people are sitting today and I beg of them that let us create conditions on the basis of which our posterity can act and feel in the same way as we are feeling today in this Senate, as we have felt today in these elections. As we hope, though defeated we are accepting the results of these elections and I am standing here Sir, to congratulate you because you would be the custodian of all the rights and every thing of this House. I would also request them Sir, I would like to name some people who have come now. I should and I will name because there are very few people left now who had struggled for the freedom of Sub-Continent. There is Ajmal Khattak from ANP. There is Maulana Abdus Sattar Khan Niazi who has been elected from JUP. In the same manner Sir, there are people on this side also, if they were too young at that time like Aitzaz Ahsan and various others, their forefathers fought for the freedom of this country. They fought for the creation of Pakistan, they participated in the freedom movement. Atta Ullah Maingal is not with us today in this House, but his son has come here. Atta Ullah Maingal had rendered great services as far as the democratic conditions or the fight for the democratic conditions in this country is concerned.

Sir, we have Dr. Javed Iqbal. He is not only the ex-Chief justice, he is not only an ex-Judge of the Supreme Court, he is son of Dr. Muhammad Iqbal. I may differ with him as far as politics is

concerned. I may differ with him as far as the interpretation of Islam is concerned because I believe in Islam of Allah and his Prophet. I don't believe and I don't talk of Islam of Quaid-e-Azam or Dr. Iqbal. There is only one Islam and that is of Allah. But it is a great honour, a great dignity for me to be a member of a House of which Dr. Muhammad Iqbal's son, the man who had thought of Pakistan, who had dreamed of Pakistan, who had thought the unity of the people of the Muslim world, his son, an illustrious son an illustrious judge is adorning this House as a member of this House.

Sir, there is Mr. Junejo, though he is not with us, his daughter is here. I have talked of Mr. Ajmal Khattak. I would just say that there are others about whom my friends may not be knowing who have been speakers of the West Pakistan Assembly which today is the Pakistan as like Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder. And then we have Mr. Rafiq Ahmad Sheikh. Mr. Rafique Ahmad Sheikh is not only the Secretary General of Peoples Party or he may have suffered a lot for the creation of democratic traditions in this country or for bringing in democracy but he is one of those who were the followers of Quaid-i-Azam. He was in the students'organization when people were fighting for the creation of Pakistan. I said, Sir, that if I miss anybody he will not get annoyed, if I don't name Sartaj Aziz, if I don't name Subedar Mandokhel, if I don't name Shafqat Mahmood. It is not an ordinary thing in Pakistan to give up bureaucratic job and in the prime youth of one's life when one is getting chances and you know Sir, how people feel for I am talking of those who want to get into bureaucracy or who want to get into government service. I have to mention his name because he gave up his service not because he was being turned out, he gave up his service not because he was being turned out, he gave up his service because he thought that he would be serving democracy and he would be serving cause of the

people in this country, that is why he took that action and God has rewarded him by making him member of this august House.

I would fail, Sir, if I don't name Ilyas Ahmad Bilour, if I don't name Dr.Abdul Hye, and if I fail to recollect whatever he has been doing for democracy and for the rights of the people of Pakistan and for the rights of the people of Balochistan in this country in the past, Sir, I would again apologize to many because I am not naming them, I should not repeat that. Syed Masud Kausar is there who is an ex-Speaker of the Frontier Assembly. I talked about Sh. Rafique Ahmed. He is also not only an ex-Minister but also an ex-Speaker of the Punjab Assembly. There are all those who are many should I name. Kamal Azfar is there, he has an analytical career as a lawyer not only as a lawyer but as a politician also and after all his father had served this country very well. One has to remember the good things which ancestors of certain people have done.

I again apologize Sir, that I am not naming them all, all the 41 whom I know, out of these 41 people, there is Mr. Rashid, there are others, there is Ehsanul Haque Piracha, whose family had tremendous services, belonging to a district which was completely under the control of the Unionists but his ancestors served the country. I am not talking of him as he has to show his zeal yet and everything which he has been trying to show but he will show more but I have to praise him on account of the past of his family.

Sir, I congratulate them all and I beg them that if you really want that this country should progress, the rights of the people should be preserved, the rights of the people living in smaller provinces, the rights of the people even in the biggest province but people, poor people of all provinces have suffered and are suffering. And if the

exploitation is being done, it is being done by a coterie which may be in abdundance in Punjab. Because it is a major province. From population point of view, it is the biggest province. But the sufferers, the oppressed people also belong to this province. If the majority of the oppressors, you feel, are from Punjab, the majority of the oppressed also belongs to Punjab. If anything happens to a hari of Sindh I don't do anything against him. It is the Vedera of Sindh who does anything. If the tenant of Punjab suffers, it does not due to the Sindhis and the Pathans and Balochis who come here and do anything. It is we the Punjabis who make them suffer. It is the same thing all over. It is one coterie. There are two sort of people - one is the oppressed one, other is the oppressor. The oppressor is a *NASAL* (generation) which is foūnd in all the provinces of Pakistan. If we want to bring really something and do something for the people, then, we have to have a national consensus on national issues.

Sir, whether somebody likes it or not, let us at least on national issues form one opinion. We may have different methods, we may be against each other, we may be opposing each other, we have opposed each other, today, Sir. We have done our level best to defeat you and your friends have done their level best to make you win. You have won and we congratulate you but we are sitting here peacefully and this Senate is here because such traditions are there. If those traditions would go away then the same bad thing would again happen, and that is why I am begging of everybody, Sir, this is usually a sentence which I repeat in every speech, , which I make in the Senate but I can't t help it. I can't help it. It is a must. If we want this Senate, if we want the National Assembly, if we want a democratic government in this country, if we want democratic traditions in this country , if we want the good of the people in this country and if we want to live nicely and with some dignity and pride in the comity

of nations we will have to have national consensus and if we fail to have it then we have not treated nicely and the posterity is not going to forgive us for all what we are doing these days, Sir. This is all I have to say, Sir, and in the end, I again assure you, Sir, Mr. Jabbar is not here when I was congratulating him. I again congratulate him and I congratulate you, Sir, and I assure you of my and of the government party and the government's alliances and all the allies of the PDF that you will have all our cooperation for anything which is done in this House or , for that matter, even outside the House, which is done for the betterment of the country. Again, Sir, I congratulate , Mr. Gichki as well as Mr. Raza Rabbani, the way they have taken. this defeat, that is the biggest thing. To lose or to win, one has to lose , and the other has to win; they have lost but they have lost with dignity and this is the victory and this is not only their victory, it is the victory of the people of Pakistan. Thank you.

Mr. Chairman: Mr. Gichki.

جناب منظور احمد خان گچکی : شکریہ جناب چیئرمین! جناب والا! پہلے تو میں آپ کو سینٹ کا چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے ان تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے ووٹ دیئے۔ میں ان تمام دوستوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے جمہوری روایت کو برقرار رکھا۔ جناب چیئرمین! آپ کے بارے میں جو میری رائے ہے آپ اس کو بہتر جانتے ہیں۔ لیکن میں نے جو یہ الیکشن لڑا اس کے پیچھے ایک فلاسفی تھی اس کے پیچھے کچھ مضمرات تھے۔ پاکستان میں جناب والا! بہت سی پولیٹیکل پارٹیز ایسی ہیں، بہت سے پولیٹیکل گروہ ایسے ہیں جن کا نعرہ یہ ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کی بالادستی ہو اور محروم اور محکوم صوبوں کے حقوق کا تحفظ ہو۔ جناب چیئرمین! میرے اس الیکشن کے لڑنے کی فلاسفی بھی یہی ہے اور میرے دوستوں کا ہمیشہ سے یہ اسٹینڈ رہا ہے۔ ہاؤس کے اندر بھی اور ہاؤس کے باہر بھی ہم نے یہ کہا ہے کہ اس ملک میں چھوٹوں صوبوں کے ساتھ جس طریقہ سے رویہ اختیار رکھا گیا ہے وہ کسی مہذب دنیا میں یا کسی مہذب ملک میں نہیں رکھا جاتا۔

میرا تعلق جناب چیئرمین! بلوچستان سے ہے اور بلوچستان کے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ

پاکستان کی پولیٹیکل monastery میں انہیں ہمیشہ الگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جن پولیٹیکل پارٹیز سے میرا تعلق رہا ہے ان کا نقطہ نظر ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ ہم پاکستان کی monastery میں رہیں اور اپنے جائز حقوق حاصل کریں۔ جناب چیئرمین! مجھے تھوڑی سی تکلیف ضرور ہوئی آپ کی جیت کی نہیں، میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ آپ کے بارے میں جو میرے جذبات ہیں اس سے آپ خود بھی واقف ہیں لیکن تکلیف اس بات کی ہے کہ اس ملک میں کیریکٹر کا کتنا بڑا تضاد ہے۔ لوگ greater autonomy کی بات کرتے ہیں۔ لوگ حقوق کی بات کرتے ہیں، لوگ حقوق کے چیمپئن بنتے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب والا! کہ جب وقت آتا ہے تو وہ اپنے آپ کو عملاً الگ کر کے نکل جاتے ہیں اور جس نعرے کو وہ نعرہ سمجھ کے استعمال کرتے ہیں اسے صرف اور صرف اپنے اغراض و مقاصد حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ جانتے ہیں کہ یہ ہاؤس کسی زمانے میں ون پارٹی ہاؤس تھا۔ اس ہاؤس کے اندر شاید ایک یا دو آزاد ایسے لوگ ہوں گے کہ جو آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ طویل مارشل لائی دور کے بعد جس طریقے سے اس ملک میں غیرجماعتی الیکشن ہوئے اور جس طریقے سے سینٹ کے انتخابات ہوئے وہ ہمارے اور آپ کے سب کے سامنے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس ہاؤس کا کیریکٹر آج کے مقابلے میں بالکل مختلف تھا۔ لیکن آج یہ ملٹی پولیٹیکل پارٹیز کا ایک ہاؤس ہے اور آپ سے یہ توقع بھی ہے کہ چونکہ اس کا سٹرکچر یا اس کا combination چینج ہو چکا ہے۔ اس کے conduct میں ہاؤس کے اندر رویوں میں بھی بڑا فرق ہو گا۔ ایک منجھے ہوئے سیاستدان کی حیثیت سے اور ایک cool-minded چیئرمین کی حیثیت سے مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے فرض کو خوبی سے نبھائیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ ہاؤس فیڈریشن کا محافظ ہے۔ ہم سے گو دوست اختلاف کریں لیکن ہم اسے House of Nationalities کہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہی ایک ہاؤس ہے کہ جہاں پر گو کہ equal representation نہیں ہے۔ مجھے اختلاف ہے اس سے لیکن نیشنل اسمبلی کی نسبت اس کی combination قدرے بہتر ہے اور یہ ہاؤس محافظ ہے فیڈریشن کا اور آپ اس ہاؤس کے محافظ ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طریقے سے آپ نے پہلے اپنے فرائض انجام دیئے ہیں، تھوڑے بہت اختلافات ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ سیاسی نقطہ نظر نہ سہی آپ کے اپنے ذہن میں بہت دفعہ ایسی چیزیں آئی ہوں کہ جن سے دوسرے دوستوں کو یا ہمیں اختلاف رہا ہو لیکن آپ کے بارے میں ایک بات ضرور کہی جاتی ہے کہ آپ party affiliation سے الگ ہو کر اس ملک میں جمہوریت اور خصوصاً اس ہاؤس کا تحفظ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے فخر ہے کہ اس ہاؤس کے اندر ہمیشہ مثبت روایات رہی ہیں۔

دوسرے اداروں کی طرح اس ہاؤس میں logic کو اور ethics کو observe کیا جاتا رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس ملک میں انہی روایات کو قائم رکھا جائے گا اور اس ملک کے دوسرے ادارے بھی اس سے سبق حاصل کریں گے۔ جناب والا! پاکستان ایک معاشی بحران سے گزر رہا ہے۔ دونوں اطراف جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ ایک طرف افغانستان ہے جہاں بھائی بھائی آپس میں دست و گریبان ہیں۔ دوسری طرف کشمیر ہے۔ تیسری طرف ہمارا معاشی بحران ہے۔ ظاہر ہے کہ ان تمام crisis کو overcome کرنے کے لئے ہم سب ڈیموکریٹس کو محب وطن لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی objection conditions کے لحاظ سے اس ملک کے مسئلوں کو حل کرنے کے لئے ایک ٹیبل پر بیٹھ کر گفت و شنید کریں۔ جناب چیئرمین! سیاسی اختلاف اپنی جگہ پر لیکن نیشنل انٹرسٹ اپنی جگہ پر ہے۔ سیاسی اختلاف اس حد تک نہ جائیں کہ طالع آزماؤں کو پھر ایک موقع ملے کہ وہ اس ملک کے جمہوری نظام کو تتر بتر کریں۔ جناب چیئرمین! تھوڑا سا مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ ایک شعوری کوشش کی جا رہی ہے کہ اس ملک کو پھر دوبارہ اس پٹڑی کی طرف لے جایا جائے کہ جہاں پر ان گروہوں کے مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ دوسرے مقررین اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ میں آپ کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ میرے دل میں کوئی ill will نہیں ہے اور مجھے یقین ہے کہ جس طرح میں نے اس کو as a sportsman spirit سے اپنایا ہے آپ بھی اس کا مظاہرہ کریں گے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : رضا ربانی صاحب۔ زیادہ لمبی بات نہ کریں کیونکہ ہمارے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے۔

Mian Raza Rabbani: I will just take two minutes. Mr. Chairman, at the outset, first of all, I would like to congratulate you on being re-elected as the Chairman of the Senate of Pakistan and I would also like to take this opportunity to congratulate Mr. Jabbar on being elected as the Deputy Chairman of the Senate of Pakistan. I would also, from the floor of this House, take this opportunity to thank all of those honourable Senators who expressed their confidence in me, the party leadership and the party mandate by casting their votes in my favour. I would also, at this stage, like to thank the members, honourable Senators,who did not vote for me for the simple

reason that I believe that this is a democratic process, one side wins and the other loses and each, in casting their votes for their particular candidate, is infact dicharging his or her constitutional duty and obligation towards democracy and the state. .As I promised that I would not take too much of your time, I would just like to say that the results of this election have once again exhibted the fact that the Government of Pakistan Peoples' Party and its allies believe in tolerance, believe in accommodation of the Opposition and believe in respecting and strengthening the democratic traditions and democratic institutions. The manner in which the election campaign was run, the manner in which each and every honourable Senator was free to move according to the dictates of his conscience clearly exhibits the commitment of Mohtarama Benazir Bhutto, Prime Minister of Pakistan, the Government of Pakistan Peoples Party and its allies towards the democratic process and strengthening of democracy. It further exhibits that the PDF allies refused to compromise on principles, refused to become captive to various strings and demands but yet we fought a principled battle and we are proud of the position that we had taken. I would, once again, take this opportunity assuring you; Sir, that in my personal capacity as a member of this House and also on behalf of my party and the alliance that we will give you the utmost cooperation in running this House smoothly, efficiently in accordance with the rules and Constitution so that the institution of democracy, the instituion of the Senate and the institution of the Parliament is Pakistan may flourish.

I, once again, Sir, congratulate you and Mir Abdul Jabbar on being elected Chairman and Deputy Chairman of the Senate. I would also, Sir, just before I wind up, like to add because it would otherwise be improper particularly in today's session if I leave earlier but as I think you are already aware that I have to join a delegation

of the Senate which is leaving, therefore, I would be leaving a little earlier before the session ends but that should not be construed in any other manner. Thank you.

Dr. Abdul Ghaffar Jatoi: Thank you Mr. Chairman. Please accept my heartiest congratulations on your election and through you I would like to congratulate Mir Abdul Jabbar Sahib also on his election to the office of Deputy Chairman. Also, I would like to take this opportunity to extend profound and heartiest greetings and welcome the new members including those who are re-elected to this House. Sir, it would be dishonest to say that I voted for you but worse still, it will be even more intellectual dishonesty that I do not acknowledge the greatness of your abilities. I have been watching you through these last three years the way you have handled this House, I cannot remember a moment, when you lost control of this House. Well, I do not have fear of contradiction, I can only summarize, but being in your presence, it is embarrassing to really praise your worthy contribution here. I can safely say, without fear of contradition, that you are really a prince of the Parliamentarians. You are really made in god's mill in a more customary mode for this House as they say these days you are a designer Chairman. Also, in this Assembly both old and new members, we have a galaxy of stars, really shining stars in all fields. We have intellectual gians here. We have religious scholars. We have men of letters. We have scientists, doctors, engineers. They are the cream of the society. I doubt if there has been a greater collection of wisdom and wit in this House then we have now. It is a good fortune also. We must acknowledge the contribution of the people who have left us. We shall miss their guidance and support here. Sir, as they say democracy is a fruit of mature civilization, it has evolved through the centuries through the Grecian times, through Socrates and Plato. Later on through the

Romans, it was eclipsed; again by the wild goose, the Vandals, the Huns and the Tartars. Many giants and freedom fighters fought for human rights during the era of renaissance, revival even revolutions. Many people have laid down their lives for the rise of man and for the progress of democracy. Also I would like to take this opportunity to say that this may not be the answer I have summarized. Granted in a democratic set up, the will of the majority must prevail but the will to the rightful must be reasonable. At the same time I will humbly request the Opposition to accept the majesty of the ballot and of the people. The minorities also have many other rights they should not be stifled. Some of the noblest figures of history were once in the Opposition, and in minority . They include many liberators, many emancipators, many prophets who have watered this democracy with blood.

So, I think the Government, the Opposition for the sake of this country, for the good of poor man should join hands together. Today, here we sit under the symbolic shadow of the great liberator , the great dealist, nearly fifty years have passed,since the independence. It came as a beacon of light and hope for our people but unfortunately over the years one ruler after another a long line of rulers, instead of getting out of the wave of craze for gain and impatience for position forgot what they have to do for the poor man who lives in a lonely island of poverty today. We are also fortunate to have today a young charismatic and a dynamic Prime Minister. True, she explained their problems with eloquence in a picturesque language. She did manage to get into power. I hope now that through her qualities, she is going to motivate the people and exploit the resources which we have, both human and material. She has a choice now to be graced with destiny or would she like to have graced with despair. Would she like to live on the lips of men and in the heart of posterity or would

she like to have a date and then recede into oblivion. I am sure now she has for the first time been exonerated. She was young and inexperience at that time but as they say wisdom is the child of experience.. Now this time I hope that she will use here talent through the good team of people from the scholars to fight against ignorance, disease, exploitation and hunger. I know that people here and in the Government are very talented people. But we must acknowledge the majesty and the goodness of God. Politicians more than anyother human beings cannot succeed without a helping hand and without a divine helping hand like the doctors often call for an invisible healing hand. Let us, therefore, invoke the mercy and blessing of God Almighty. Let us pray; May He in His infinite mercy and wisdom guide and help us to serve this country to His serve the people and mankind at large. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Qazi Hussain Ahmad.

جناب چیئرمین: قاضی حسین احمد۔

قاضی حسین احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کو، میر عبدالجبار صاحب کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کی جو جیت ہے بحیثیت چیئرمین وہ آپ کے سابقہ ریکارڈ کے لئے ایک خراج تحسین ہے جس عدل اور انصاف کے ساتھ آپ نے ہمیشہ اس ایوان کو چلایا ہے یہ اس کا اعتراف ہے اس ہاؤس کے ممبران کی طرف سے یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اس ہاؤس میں نہ پاکستان پیپلز پارٹی کو میجارٹی حاصل ہے نہ پاکستان مسلم لیگ نواز شریف گروپ کو میجارٹی حاصل ہے۔ یہاں جو بھی فیصلہ کیا گیا ہے یہ فیصلہ یہاں کی چھوٹی پارٹیوں اور یہاں کی آزاد پارٹیوں نے کیا ہے اور وہ فیصلہ انہوں نے آپ کے شخصی میرٹ کی وجہ سے کیا ہے کہ آپ نے عدل اور انصاف کے ساتھ اس ایوان کو چلایا اور آپ سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس ایوان کے وقار کو اسی طریقے سے ملحوظ رکھیں گے اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں گے میں جناب منظور گچکی صاحب اور جناب رضا ربانی صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کی پارٹی کو بھی حکمران پارٹی کو بھی کہ انہوں نے بہت باوقار طریقہ سے ان نتائج کو تسلیم کیا اور میں اسے جمہوریت کے لئے

ایک نیک شگون سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین! اس موقع پر میں آپ کو آپ کی ذمہ داری یاد دلاؤں گا۔ عدل و انصاف جمہوریت کی جان ہے، جمہوریت میجارٹی کی آمریت نہیں ہوتی جمہوریت میں سب کا احترام کیا جاتا ہے ہر ایک کی رائے کا احترام کیا جاتا ہے۔ ہر ایک کو اپنا حق دیا جاتا ہے، ہارنے والے کو بھی، جیتنے والے کو بھی، اگر عدل نہیں ہو گا، انصاف نہیں ہو گا اور لوگوں کو حقوق نہیں دیئے جائیں گے تو جمہوری نظام نہیں چل سکے گا۔

جناب چیئرمین! اس وقت جو ہمارے ملک کی صورتحال ہے وہ کسی طرح سے بھی خوشگوار نہیں ہے تشویشناک ہے یہ بات کھلم کھلا سب لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس سسٹم کو یعنی جمہوریت کے سسٹم کو خطرہ ہے ہم ایک بحران سے گزر رہے ہیں اور اس بات کے خدشات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہ یہ collapse ہونے والا ہے اس کو collapse ہونے سے بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے اور آپ اس پر ایک بہت بڑا رول رکھتے ہیں ایک بہت بڑا کردار ادا کر سکتے ہیں اس کا طریقہ یہی ہے کہ حکومت اپوزیشن کے حقوق کو تسلیم کرے اور ایسا رویہ اختیار نہ کرے۔ جو اشتعال انگیز ہو اور جس کے نتیجے میں اپوزیشن بھی اشتعال میں آئے۔ جناب چیئرمین! اس وقت صوبہ سرحد میں گورنر رول ہے اس گورنر رول کا کوئی جواز نہیں ہے اسمبلی موجود ہے آپ کو اور ہم سب کو مل جل کر ہارس ٹریڈنگ کا راستہ روکنا ہے یہ کسی کے لئے بھی شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی پارٹی کی سٹیج پر، اس کی قوت پر ایوان میں آئے اور وہ پھر اس پارٹی کو چھوڑ دے اس لئے اس کا راستہ روکنے کی مل جل کر قانون سازی کے ذریعے سے کوشش کریں اسی طرح ملک میں لسانی بنیادوں پر فسادات ہو رہے ہیں اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر کشیدگی پائی جاتی ہے فرقہ واریت کو اور لسانی اور علاقائی تعصبات کو لگام دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور اس وقت خود کراچی شہر میں ایک ایسی صورت ہے کہ وہ شہر بالکل آگ کے کنارے کھڑا ہے اور اس کو سنبھالنا اور اس کو قوت کے ذریعے سے نہیں تشدد کے ذریعے سے نہیں سنبھالا جا سکتا بلکہ اس کو حکمت کے ساتھ، بھائی چارے کے ساتھ اور محبت کے ذریعے سے سنبھالا جا سکتا ہے اس بات کی ضرورت ہے جناب چیئرمین! کہ ہم consensus politics develop کرنے کی کوشش کریں خاص طور پر وہ مسائل جو قومی مسائل ہیں قومی سیکورٹی ہے، نیشنل سیکورٹی ہے، کشمیر کا مسئلہ ہے، نیوکلیئر پروگرام ہے، نیوکلیئر پروگرام بھی ہماری خود مختاری اور sovereignty سے اور ہمارے دفاع سے تعلق رکھتا ہے، کشمیر کا مسئلہ ہماری قومی یک جہتی ہماری integrity اور ہماری سلامتی کا مسئلہ ہے جناب چیئرمین! اسی طریقے سے وہ اسلامی نظریہ جس کا ہم سب حلف لیتے ہیں بحیثیت سینیٹر، بحیثیت ممبر پارلیمنٹ، بحیثیت چیئرمین، بحیثیت ڈپٹی چیئرمین جس کا ابھی آپ نے حلف اٹھایا

ہے ہم پر لازم ہے۔ یہ جو مشترک میدان ہے ہماری مصلحتوں کا یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے اس پر ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے اگر یہاں کی politics consensus ہو گی ایک دوسرے کے حقوق کو تسلیم کیا جائے گا اس کا احترام کیا جائے گا ملک کے اسلامی نظریے کے ساتھ وفاداری کا حق ادا کیا جائے گا اور یہاں ناجائز ہتھکنڈے استعمال نہیں کئے جائیں گے اور ممبران کی خریدو فروخت کے سلسلے ختم ہوں گے تو ہم جمہوریت کی ایک مستحکم بنیاد رکھ سکیں گے۔ جناب چیئرمین! آپ کا اس سلسلے میں بہت بڑا کردار ہے۔ اسی طرح ایوان میں جتنے نئے آنے والے ہیں میں تمام نئے آنے والوں کو تہہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں اور ان کے سامنے یہ بات رکھتا ہوں کہ اس ایوان میں بہت اچھی روایات قائم کی گئی ہیں۔ اور امید ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ان اچھی روایات کو برقرار رکھنے میں تعاون فرمائیں گے اسی طرح سے جو جانے والے ہیں ہمارے بہت اچھے لوگ اس وقت آج یہاں موجود نہیں ہیں ہم ان کو اور ان کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ کو ڈپٹی چیئرمین کو، حکومت کو، اپوزیشن کو، ملک ، دین اور وطن کے مفاد اور مصلحت میں اپنا کردار سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ امین بہت شکریہ!

جناب چیئرمین: ملک فرید اللہ خان صاحب کوشش کریں کہ ذرا مختصر بات ہو۔

ملک فریداللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین! میں بالکل اختصار سے کام لوں گا جناب چیئرمین! آپ کو اس عہدہ، جلیلہ پر منتخب ہونے کے موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم گزشتہ عرصہ کو دیکھیں مجھے یاد ہے کہ اس ہاؤس میں پیپلز پارٹی کے کل دو سینیٹرز تھے آج وہ 38 تک ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: 38 تو نہیں ہیں کہاں آپ نے بڑھائے۔ دو سے 22 ہو گئے۔

ملک فرید اللہ خان: جناب چیئرمین! جو آج کے نتائج ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ صحیح ہے۔

ملک فریداللہ خان: میں سمجھتا ہوں کہ وہ جو ان کے دو ممبران تھے آج ان کی تعداد اتنی بڑھی ہے۔ تو یہ بھی ان کی فتح ہے اور وہ جدوجہد جاری رکھیں۔ جناب والا! قائد ایوان ملک قاسم صاحب نے اپنی تقریر میں جو یہاں کی اور جن لوگوں نے تحریک پاکستان میں اور پاکستان کی آزادی میں حصہ لیا ان کے نام لئے۔ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ملک کے

اس حصے کا انہوں نے ذکر نہیں کیا کہ جنہوں نے پاکستان کے قیام کے لئے سر پر کفن باندھ کر جنگ آزادی لڑی اور اس میں شہید ہوئے آج اگر کشمیر کو آپ دیکھیں جو کشمیر آپ کے حصہ میں ہے اس میں قبائلیوں کا کتنا رول ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس کا ذکر کرتے تو ہماری دلجوئی ہوتی۔ میں اپنی جانب سے اور اپنے دوستوں کی جانب سے آپ کو اور میر عبدالجبار صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور منظور گچکی جو کہ اس ایوان کے بڑے متحرک رکن ہیں ہمارے دوست ہیں انہوں نے جس جذبے سے آپ کو مبارکباد دی ہے وہ بھی خراج تحسین کے لائق ہے۔ اختلاف رائے جمہوریت کی روح ہے اور یہی جمہوریت ہے کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں، ہار قبول کرتے ہیں اور فتح کو تسلیم کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جمہوری ادارے اسی طرح سے مستحکم ہوں گے اور جن جذبات کا اظہار حکومتی ارکان نے کیا ہے میرا خیال ہے وہ قابل تحسین ہیں۔ آپ آیات کریمہ کے نیچے بیٹھے ہیں آپ پر اتنی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے خصوصاً آنے والے وقت میں جبکہ حکومت اور اپوزیشن کے بیچ میں خلیج بڑھتی جا رہی ہے قوم کی نگاہیں اس ایوان بالا کے اوپر لگی ہوئی ہیں تو آپ کو ایسے فیصلے کرنے ہیں جو کہ جمہوری تاریخ میں رقم ہوں گے شکریہ۔

جناب چیئرمین : جناب خلیل الرحمٰن صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Thank You Mr. Chairman. It is my pleasure again to rise here and facilitate you on your election to this august office. Mr. Chairman, your previous election was an easy election. This election was more like the testing of steel and the portrayal of the result certainly show that you are not just the choice of one party or its allies but there are others who have sought you out for your wisdom for your sagacity or your large heartedness, for your patience, for your amiability and most of all for your impartiality. But then, sir, this does thurst upon you an added on us to conduct the business of the House even more with an even-hand and I am sure you will do that.

Sir, most of your rulings in the, last tenure of yours portrait your wisdom and judiciousness and I hope this will continue. You have always preached the independence of judiciary, the independence

of judiciary from the executive and I hope you still stand by it and that can only happen if the Parliament is soverign and supreme. And I hope that you will stand by your convictions. I also take this opportunity of congratulating my friend and colleague Mir Abdul Jabbar to this august office and I hope he in his usual off handed, very modest way will be a great help to this office. I would indeed fail if I do not laud the services of the former Chairperson Dr.Noor Jehan Panezai, I think, she did her best and with her going away a bit of light and a bit of colour has gone and I am sure there are others who will be able to fulfil the space. I would also like to congratulate and welcome the new Senators who have joined us. I think the Leader of the House went in ample details of narrating qualities of each one of them. To them I can only say that this is a modest House, may be small in area, but here are people who have large hearts. They are temperate people. Tempers don't flow here. They don't flare up. It is a proud House, it is not a profane House. The emotions are controlled here. We talk of Pakistan first and then we talk of provincial issues later, which does bring me to a sort of, I would say, provincial issue Sir, that the strength of a country and particularly of this country is in its federating units and unless these federating units get equal representation and participation I think it does harm the country in some form or the other. Unfortunately, I think, none of the larger parties this time did consider this factor and they certainly did omit a province for any slot. Because giving equal representation gives a sense of participation. It fastens the democratic values and develops national spirit which I think are the essential ingredients of stability of any country. I once again congratulate you and the Deputy Chairman, thank you very much

سید اشتیاق اظہر : آج کی یہ کامیابی، سینٹ کے چیئرمین کی حیثیت سے آپ کی تیسری کامیابی ہے میں آپ کو ایم کیو ایم کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اسی

طرح سے اپنے دوست میر عبدالجبار کو بھی ڈپٹی چیئرمین کے عہدے پر منتخب ہونے پر مبارکباد اور پذیرائی کے الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔ آج کے اس اجتماع میں جب تقریریں ہو رہی تھیں تو لیڈر آف دی ہاؤس نے بہت سی باتیں کہی تھیں۔ کاش وہ اس موقع پر موجود ہوتے تو میں ان کی اس بات سے اتفاق کرتا کہ قومی معاملات اور مسائل میں consensus ہونا چاہیئے۔ اسی طرح سے میں قاضی حسین احمد صاحب کی بھی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ کراچی کے جو حالات ہیں وہ پورے ملک کے سیاسی عمل کے لئے تشویشناک ہیں اور جب سیاسی مسائل کو سیاسی انداز میں حل کرنے کی بجائے تشدد کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو اس کے جو نتائج نکلیں گے وہ ایسے بھیانک نکلیں گے ---- (مداخلت)

جناب چیئرمین: excuse me: ایک منٹ، لاء منسٹر صاحب، آج کے اس سیشن کا کیا پروگرام ہے؟ کب تک چلانا ہے؟

سید اقبال حیدر : آج ہی prorogue کرنا ہے۔

جناب چیئرمین : اچھا تو کس وقت تک اس کو چلایا جائے ؟

سید اقبال حیدر : جیسے ممبران کی رائے ہو، آج آپ نے دعوت بھی دی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین : تو کیا کیا جائے۔ بہت سے ممبران بولنا بھی چاہتے ہیں۔

ایک فاضل رکن : کل تک لے جائیں۔

جناب چیئرمین : نہیں کل تک تو نہیں prorogation order تیار ہو چکا ہو گا۔

سید اقبال حیدر : جی ہاں وہ تیار ہے۔

جناب چیئرمین : اب ساڑھے آٹھ بج چکے ہیں، کھانا بھی ہے اور میرا خیال ہے بہت سے حضرات بولنا بھی چاہتے ہیں تو کیا کیا جائے، کیا تجویز ہے؟

سید اقبال حیدر : جناب ایک تو حل یہ ہے کہ ممبران کی لسٹ کم کر دیں

یا پھر وقت مقرر کر دیں۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے ہر پارٹی کا ایک ایک نمائندہ بول لے تو ٹھیک ہے۔ کیوں جی؟ (وقفہ) ٹھیک ہے اور مختصر بولے۔ کیوں جی ٹھیک ہے؟

(مداخلت)

جناب احسان الحق پراچہ : جناب چیئرمین! اس طرح تو ہمیں محروم رکھا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں ایسا نہیں ہے مجھے اس کا حل بھی بتائیں؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں جناب کل تک چلا لیں۔

جناب چیئرمین : نہیں اس میں دقت یہ ہے کہ prorogation آرڈر آ چکا ہے اور وہ صدر کا ہوتا ہے۔

متعدد فاضل اراکین : تو پھر جاری رکھیں جناب۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے چلا لیں۔ اور اس دوران آپ مشورہ بھی کر لیں۔

[At this stage the chair was vacated by the Chairman which was occupied by the Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar]

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔ اشتیاق اظہر صاحب۔ جاری رکھیں۔

سید اشتیاق اظہر : جناب! میں عرض کر رہا تھا تو درمیان میں یہ وقفہ ہو گیا۔

میں لیڈر آف دی ہاؤس کی تقریر کے جملوں کا تذکرہ کر رہا تھا۔ کاش وہ یہاں ہوتے تو اس بارے میں ان کو دوسرے اراکین کی رائے سے بھی واقفیت کا موقع ملتا۔ بہرحال جیسا کہ میں ابھی کہہ رہا تھا کہ جو اس وقت تشویشناک حالات ہیں جس کی جانب میرے بعض دوستوں نے اشارہ کیا ان کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ایوان وفاق کی علامت ہے اور اس ایوان میں جو کچھ بھی ہو گا اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔ جب جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہونے کا مسئلہ پیش آتا ہے اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ ملک کی تمام پارٹیوں کا اور خاص کر حکومتی پارٹی کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے فرائض کو مدنظر رکھے اور ایسے اقدامات کرے کہ جس سے ملک میں جمہوریت کا تسلسل برقرار رہے، سیاسی مسائل سیاسی بنیاد پر حل کئے جائیں اور تشدد سے کام نہ لیا جائے اور اس قسم کی کوششیں نہ کی جائیں کہ جس سے اپوزیشن اور حکومت کے درمیان باہمی آمیزش کی بجائے افہام و تفہیم کی راہ نکالی جائے۔ اور افہام و تفہیم کی راہ نکالنا کسی ایک فرد یا پارٹی کا کام نہیں ہے، اس میں تمام پارٹیوں کو اپنا اپنا رول ادا کرنا ہو گا، اور حسن اتفاق سے چیئرمین کے عہدے کے لئے جس شخصیت کا انتخاب کیا گیا ہے، جیسا کہ قاضی حسین احمد صاحب نے فرمایا، میرٹ پر اس کا انتخاب ہوا ہے اور آپ کا انتخاب بھی میرٹ پر ہوا ہے۔ اس انتخاب میں میرٹ کو بنیاد بنا کر جو ایوان کی رائے سامنے آئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ملک میں جمہوریت کی جڑیں مضبوط اور مستحکم ہو سکتی ہیں۔ میں اس موقع پر آج جن ارکان نے سینٹ کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھایا، انہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور ان ارکان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو آج اس ایوان میں موجود نہیں ہیں، ریٹائر ہو گئے ہیں، میری مراد سینیٹر فصیح اقبال سے ہے کہ جنہوں نے اس ایوان کی کارروائی میں بہت بھرپور حصہ لیا، اسی طرح سے ہمارے بہت سے ایسے دوست ہیں کہ جو اگر موجود ہوتے یا منتخب ہوتے تو اس ایوان کا وقار بلند ہوتا۔ ہم سب کو مل کر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ ملک اس سنگین صورتحال سے بچ جائے جس میں اس کو دھکیل دیا گیا ہے اور ہم سب کو مل کر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس ملک میں جمہوریت کی جڑیں مستحکم اور مضبوط ہوں اور ایسی صورتحال پیدا ہو کہ جس سے افہام و تفہیم کی راہ نکالی جائے، افہام و تفہیم دراصل سیاسی عمل کا ایک حصہ ہے اور انتہائی اشتعال انگیز حالات میں بھی اگر افہام و تفہیم کے جذبات سے کام لیا جائے تو ہمارے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

میں ایک بار پھر جناب چیئرمین وسیم سجاد صاحب کو، ان کی کامیابی پر اور آپ کو ڈپٹی چیئرمین کی حیثیت سے کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ دونوں کی یہ ٹیم مستقبل میں سینٹ کے وقار میں اضافے کا باعث بنے گی اور اس سلسلے میں جو جو

پارٹیاں اس وقت نمائندگی کر رہی ہیں ان کی طرف سے یقینی طور پر آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا جائے گا۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman: I think, I have certain names with me. If it is possible we should go accordingly because these names were written by the Chairman. So, I think, I should go accordingly. Thank you.

An honourable Member: I may also be.

Mr. Deputy Chairman: Yes, Sir, but it would be my humble submission that you kindly be brief. Thank you very much . Now, I will request Mr.Abdur Rahim Khan Mandokhel to occupy the floor now.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ایک ایسے دن جبکہ ہماری سینٹ میں نئے ممبران آئے ہیں، اور پھر سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب ہوا ہے اور اس پر پھر میرے محترم دوست اقبال حیدر صاحب نے میرے لئے دو منٹ کا وقت دیا ہے یہ ان کی محبت کا اظہار ہے، میں ان کا بہت مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی یہ ان کی محبت کا اظہار ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل : تو جناب چیئرمین! ہونا یہ چاہیئے تھا کہ آج کے موقع پر ہم تفصیلی بات کرتے، اپنی ملکی سیاست، معیشت اور دوسرے جو ہمارے سماجی مسائل ہیں ان سب پر، لیکن اب جو ہے ---------- پھر میں اقبال حیدر صاحب کا ذکر کروں گا کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ یہ دعوت miss کر دیں، اس لئے جناب چیئرمین! میں جناب چیئرمین وسیم سجاد صاحب، اور ڈپٹی چیئرمین یعنی آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ آج کے انتخابات میں منتخب ہوئے اور جناب منظور گچکی اور رضا ربانی صاحب کو میں سادہ پشتو میں شاباش دیتا ہوں کہ انہوں نے جو contest کیا اس میں تسلیم کیا بڑے اچھے انداز میں کہ انتخاب میں آپ ان کے opponents جیت گئے ہیں۔ جو نئے ممبران آئے ہیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور جو ممبران

اس بار ریٹائر ہو گئے ہیں ان کے ساتھ ہمارا ساتھ رہا انہوں نے جو role play کیا جمہوریت کے حوالے سے، جو رول تعاون کا پلے کیا ان کو بھی شاباش دیتا ہوں، خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ جرگہ، یہ ہاؤس اگر پشتو میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو یہ مشیران کا جرگہ ہے، جرگہ آف دی ہیڈز ہے یہ ہمارے ملک کے فیڈرل پارلیمانی سسٹم میں بڑی struggle کے بعد بڑی قربانیوں کے بعد یہ ایک ادارہ بنا ہے جو کہ قومی وحدتوں کی نمائندگی کے لئے ہے اور اس میں ایک بنیادی اصول تسلیم کیا گیا کہ تمام یونٹس کی نمائندگی برابر ہو اور اس حوالے سے یہ ادارہ تشکیل دیا گیا۔

جناب والا ہمارے ملک کے جتنے بھی مسائل ہیں اس میں ایک اہم مسئلہ فیڈریشن کا ہے یہ ہاؤس اور اس ہاؤس کے چیئرمین اس ہاؤس کے ڈپٹی چیئرمین اس کے لئے ذمہ دار بنتے ہیں کہ فیڈریشن میں ------ بالخصوص میں کہوں گا کہ ہمارے پشتون یونٹ کے ساتھ انگریز کے زمانے میں یہ سلوک کیا گیا کہ اس نے پشتون یونٹ کو تسلیم کیا اس کی شناخت ختم کی اور ایک حصہ ہمارا تھا اسے دوسرے کا نام دیا گیا، ہم پر دوسروں کو مسلط کیا گیا، یہ جو زیادتی انگریز استعمار نے ہمارے ساتھ کی ہمیں امید تھی کہ ہمارے ملک میں جب ہم جمہوری لوگ بیٹھیں گے تو ہم ایسا ایک آئین تشکیل دیں گے کہ ہمارے ساتھ جو بھی ناانصافی دوسروں نے کی ہے ختم ہو جائے گی لیکن جناب چیئرمین! آج بھی ہماری پوزیشن ایسی ہی ہے آج بھی بحثیت ایک قوم کے، بحیثیت پاکستان کے ایک component part کے ہم سب سے زیادہ suffer ہو رہے ہیں ہم تقسیم ہو گئے ہیں ہماری شناخت نہیں ہے جب ہم کبھی کہتے ہیں کہ پشتون خواہ تو سب ہمارے دوست دونوں طرف سے اٹھتے ہیں اور ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کیا اصطلاح استعمال کر رہے ہیں کیوں یہ اصطلاح استعمال کر رہے ہیں؟ اگرچہ ہمارے وہی دوست اپنے یونٹ کے لئے، قومی یونٹ کے لئے اپنے نام کے علمبردار ہیں اور پاکستان کے آئین میں ایک چیز واضح طور پر آ گئی ہے ------ جناب اقبال حیدر صاحب گھڑی ایسے سامنے کر لیتے ہیں جناب چیئرمین صاحب بہرصورت ....

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں بھی آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ یہ کوشش فرمائیں کہ موضوع کی طرف آئیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! یہ موضوع ہے آپ چیئرمین ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آج کے موضوع کے حوالے سے ....

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: اس ہاؤس کے مسائل کو آپ نے share

کرنا ہے اس ہاؤس نے share کرتا ہے اس ہاؤس کے مسائل کو جناب والا! تو یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس کے ساتھ ہمارا اہم مسئلہ quantum of autonomy کا ہے۔ جو بھی ہماری اثانوی رہی ہے یا ہونی چاہیئے اصولی طور پر، جمہوریت کے اصولوں کے مطابق وہ نہیں دی گئی اس کے ساتھ ہمیشہ لوگ کھیلتے رہے ہیں آج بھی یہاں میرے محترم دوست ملک قاسم صاحب میں بڑے احترام کے ساتھ کہوں گا جیسے وہ کہتے ہیں کہ یہ ہر صوبے میں استحصالی لوگ ہوتے ہیں یہ بات صحیح ہے یہ ان کی دلیل ہے ایم آر ڈی میں بھی ہوتا تھا ہمارے ہاؤسز میں بھی ہے لیکن جناب والا! جو ہم مظلوم لوگ ہیں ہم میں جو استحصالی ہیں افسوس کا مقام ہے کہ ان کے استحصالی بالادست کے استحصالی، ہمارے استحصالیوں کو ناجائز استعمال کرتے ہیں مسئلہ یہ ہے اس لئے میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہم لوگ مظلوم ہیں ہمارے جو بھی عوام ہیں مل کر پنجاب کے عوام کے ساتھ مل کر، تعاون کر کے بالادستی ہر شکل میں، خواہ وہ پنجاب کی بالادستی ہو، خواہ ہماری دوسری قوموں کی بالادستی ہو، ہم مل کر بالادستی ختم کریں۔ اسی طرح جناب والا! ہمارے سماجی مسائل ہیں آپ کو علم ہے کہ ہمارا ملک قرض دار ہے اٹھارہ کھرب روپے ہم پر قرض ہے ہمارا ملک دیوالیہ ہے تعلیم کے لئے جناب والا 2 فیصد تعلیم کے لئے ہمارااس حوالے سے آج جو ہمارے ملک کے حالات ہیں اس میں، میں یہ کہوں گا کہ تقریباً ہمیں اس طرف لے جایا جا رہا ہے جس طرح ہم کہتے تھے۔ ہمارا عقیدہ بھی تھا اور ہماری سیاست میں اصول تھا کہ یہاں لوگ کہتے ہیں کہ مذہب کیا لیکن میں وہ بات نہیں کر رہا ہوں۔ ہم کہتے تھے کہ یہ برہمن مت۔ برہمن مت کے معنی یہ ہیں کہ یہاں ایک ایسا طبقہ پیدا کیا جائے گا۔ ایسی قوت پیدا کی جائے گی اقلیت کی۔ مکمل اقلیت کی۔ اور اکثریت جو ہے وہ محروم ہو گی کتاب ان پر بند ہو گی، علم ان پر بند ہو گا۔ اور آج جو حالات ہیں وہ تقریباً اس طرف جا رہے ہیں۔ اسی طرح جناب والا! مہنگائی، اسی طرح بے روز گاری کے مسائل ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی خارجہ پالیسی، پشتون، بلوچ سندھی، پنجابی جو پاکستان کے components ہیں ان کی متفقہ رائے سے نہیں بنائی گئی ہے جو بھی پالیسی بنائی گئی ہے ایک محدود interest کے لئے بنائی گئی ہے۔ ایسے اہم مسائل ہمارے سامنے ہیں ان پالیسیوں نے پاکستان کو خطرات سے دوچار کیا ہے۔

اسی طرح اب جمہوریت کا مسئلہ ہے۔ جمہوری اداروں کا مسئلہ جیسا کہ ہمارے قاضی صاحب نے فرمایا اور بجا فرمایا گورنر راج ہے فلور کراسنگ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اور آج ایک خاص بات۔ ایک خاص contest میں کروں گا محترمہ نسیم ولی خان پر جو کل قاتلانہ حملہ ہوا۔ یہ ہمارے ملک کے لئے بڑا خطرہ ہے۔ میں کسی پر الزام نہیں لگاتا جو میرا اپنا تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ یہ جاسوسی اداروں نے کیا ہے۔ نہ حکمران پارٹی نے کیا ہے نہ اپوزیشن نے کیا ہے۔

صرف جمہوری پارٹیوں اور قوتوں کو دبانا ہے اور آمریت کی قوتوں کا ملک میں انارکی لا کر اور ملک میں آمریت کو بالادست کرنے کا یہ ایک طریقہ ہے۔ باقی ہر ایک کی اپنی رائے ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اپنے کوئی evidence رکھتا ہو۔ لیکن میرا تجربہ یہ ہے۔

جناب والا! ایسے حالات میں ہمارے جو مجموعی طور پر مسائل ہیں۔ سیاسی مسائل، ہمارے سوشل مسائل ہیں۔ یہ مسائل یہاں ہم اس ہاؤس میں حل کریں گے میں تمام دوستوں سے کہوں گا کہ آئیں۔ سید اشتیاق اظہر صاحب اور غفار جتوئی صاحب نے جس میٹھے انداز میں بات کی ہے مفاہمت کی ہم بیٹھ کر ایک دوسرے سے مفاہمت کرکے تمام مسائل حل کریں۔ اگر ہم مفاہمت سے حل نہیں کریں گے تو نتیجہ کیا ہو گا؟ جیسے ہم کہتے ہیں تعصبات، تعصبات جناب والا! بالادستی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک فرد یا ایک قوم دوسرے پر ظلم کرتا ہو۔ تو اس پر ردعمل یا reaction ہوتا ہے۔ پھر بحران پیدا ہوتا ہے۔ reaction ہوتا ہے۔ پھر بحران پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے جناب والا! یہاں مسائل کے حل کے لئے مفاہمت کا رویہ۔ جرگے کا رویہ اختیار کرنا ہو گا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا تو جناب والا! ہمارے ملک کے مسائل گھمبیر ہوں گے۔ یعنی مزید شدید ہوں گے اور بعد میں ہم ان کو حل نہیں کر سکیں گے۔ جناب والا! میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔ جناب آپ بڑے خوش ہوگئے ہیں۔ اور اقبال حیدر صاحب بڑے خوش ہوگئے ہیں۔ ہاتھ ہلا ہلا کر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب میں نے دوسرے معزز ممبران کو بھی ٹائم دینا ہے..... ان کا بھی حق ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔ اور تمام دوستوں کا کہ انہوں نے مجھے سنا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بڑی مہربانی جی۔ میں جناب ابراہیم خان سے گزارش کروں گا کہ وہ فلور لیں۔

جناب محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین صاحب شکریہ! آپ نے مجھے موقع دیا کہ مختصراً کچھ عرض کروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ اختصار غالباً سب کے فائدے میں ہو گا۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد ابراہیم خان : میں بالکل مختصراً عرض کروں گا۔ اگر آپ توجہ فرمائیں۔ جناب والا! میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کے سینیٹروں کی طرف سے اور اپنی پارٹی اے این پی کی طرف سے جناب وسیم سجاد صاحب کو بحیثیت چیئرمین منتخب ہونے پر اور آپ کو ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں ساتھ ہی ان نئے ممبران کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے آج اس معزز ایوان میں حلف اٹھایا۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان بالا جو ہماری وفاقی مملکت کا صحیح نمائندہ ادارہ ہے - ہمارے چیئرمین صاحب اور ڈپٹی چیئرمین صاحب اس ایوان کے وقار کو حسب سابق برقرار رکھیں گے۔ اس لئے کہ سینٹ ہی اس مملکت کا حقیقی نمائندہ ادارہ ہے جناب عالی! آج جو حالات ہیں اس ملک میں آج ہی ہم نے انتخاب کیا چیئرمین صاحب کا اور ڈپٹی چیئرمین صاحب کا میں خوش ہوں کہ ہمارے وہ معزز فاضل دوست جن کو ووٹ کم ملے انہوں نے نہایت بردباری سے اس نتیجے کو قبول کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وسیع القلبی اور فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہماری فیڈرل گورنمنٹ صوبے کے معاملات میں مداخلت نہ کرے اور جو منتخب لوگ ہیں ان کو حکومت کرنے دیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ جمہوری منتخب ادارے معطل ہوں اور ایک گورنر جو کسی کا نمائندہ نہیں ہے۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ کسی کا نمائندہ نہیں ہے بلکہ وہ قائمقام ہے۔ میں نے پہلے بھی اسی سینٹ میں عرض کیا تھا کہ کوئی گورنر ہے ہی نہیں قائم مقام کہاں سے آگیا۔ ایک صدر نہیں ہے اس کا قائم مقام کہاں سے آتا ہے ایک گورنر نہیں ہے اس کا قائمقام کہاں سے آگیا اور ایسی صورت میں جب اس کی ملازمت کی معیاد بھی ابھی پوری نہیں ہوتی میں سمجھتا ہوں کہ یہ مصلحتیں اور یہ باتیں جو کسی صوبے میں انتشار اور خرابی کا باعث بنتی ہیں یہ ملکی سالمیت کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔

جناب عالی! منتخب اداروں کی معطلی قابل افسوس ہے ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو واقعہ نسیم ولی خان پر فائرنگ کا ہوا وہ نہایت ہی شرمناک حرکت ہے ہمارے معاشرے میں ہماری روایت کے مطابق کسی عورت پر کوئی ہاتھ نہیں اٹھاتا نہ کوئی فائرنگ کرتا ہے اور ہمارے معاشرے میں نہ ہی کسی عورت کی دشمنی ہوتی ہے یہ کبھی نہیں ہوتا۔ یہ ایک مثالی بات ہے کہ ایک عورت پر فائرنگ کی جاتی ہے اس لئے کہ وہ سیاست کرتی ہے اور وہ اسمبلی میں کسی پارٹی کی منتخب پارلیمانی لیڈر ہے۔ جناب عالی! اگر حالات ایسے ہی خراب کئے جائیں تو اس کے نتائج سبھی کو معلوم ہیں کہ کیا ہو سکتے ہیں اس کے نتائج بہت ہی خطرناک ہو سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مملکت کی سالمیت کی واحد ضمانت ہی یہی ہے کہ صوبوں کے معاملات میں مداخلت نہ کی جائے۔ اور ان کو کلی خودمختاری دی جائے بلکہ جناب چیئرمین صاحب آپ تعجب کریں گے کہ بی بی سی سے تو خبر

آجاتی ہے کہ نسیم ولی خان پر فائرنگ ہوئی ہے کوئی زخمی ہوا ہے کوئی پکڑا گیا ہے لیکن ہمارے میڈیا پر کل 9 بجے تک میں سنتا رہا اتنی اہم خبر آئی ہی نہیں۔ آخر یہ کیا بات ہے۔ آپ سلیمان تاثیر کو ایک گھنٹہ ٹی وی پر دے سکتے ہیں۔ آپ زاہد سرفراز کو میڈیا پر ٹائم دے سکتے ہیں جس کا لاکھوں روپے کا بل بنتا ہے لیکن آپ اتنی سی خبر کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ میڈیا پر نہیں دے سکتے؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ ایک صوبے کے ساتھ تعصب کرتے ہیں کہ فیڈرل حکومت ایک صوبے کے ساتھ تعصب کرتی ہے۔ تنگ نظری برتی ہے اور اس فیڈرل حکومت میں قوت برداشت نہیں ہے۔ اس میں وہ خوش نہیں ہیں کہ ایک صوبے میں دوسری پارٹی حکومت کرے۔

جناب عالی! آپ کی وساطت سے یہ چند ایسی باتیں تھیں جو میں کہنا چاہتا تھا ساتھ ہی میں اپنی پارٹی کے ممبران کی طرف سے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں تاکہ اس سینٹ کی کارروائی میں ہم آہنگی ہو اور یہ کارروائی وفاق کی روح کے مطابق چلے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جناب۔ میں اب جناب مسعود کوثر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

بیرسٹر سید مسعود کوثر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! میں اپنی طرف سے چیئرمین صاحب کو اور آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج کے اس انتخاب میں ایک جمہوری طریقے سے آپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔ درحقیقت دو وجوہات کی بناء پر میں مختصراً کچھ کہنے کی جرات کر رہا ہوں۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ ہم سب لوگ نئے ممبران صاحبان ہیں اور اپنے پرانے ساتھیوں کے تجربے سے اور ان کی دانائی سے فائدہ اٹھائیں گے اور سیکھنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ نئے ممبران صاحبان کو پرانے ممبران صاحبان نے خوش آمدید کہا اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا بھی فرض ہے کہ ان کا شکریہ ادا کریں۔

آج کا یہ خصوصی اجلاس جو آئین اور قواعد کے مطابق صرف اور صرف چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے انتخاب کے لئے مختص ہے۔ اس میں اور کوئی آج بزنس نہیں ہوسکتا۔ یہ تعریفی کلمات کہنا ہماری روایت ہے جب انتخاب ہو جاتا ہے تو ہم جیتنے والے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اس میں ایسی باتیں نہیں اٹھاتے جس میں کہ دو رائے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ ہمارے فاضل دوست جو کہ کافی تجربہ کارپارلیمنٹرین ہیں اس بات سے اجتناب کرتے۔ دو باتوں کا بالخصوص ذکر کیا گیا ہے۔ جناب والا! ہم صوبہ سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور ان روایات سے پوری طرح باخبر ہیں ہمیں بہت دکھ ہوا ہے۔ ہمیں بہت افسوس ہوا ہے۔ ہمیں بہت تشویش ہوئی ہے اپنی پارٹی کی سطح پر اور ہماری پارٹی کی قائد محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے

جس تشویش کا اظہار ہم لوگوں کے سامنے کیا۔ پارٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی جب ان کو یہ اطلاع ملی اور انہوں نے کہا اس کی جتنی بھی condemnation کی جائے کم ہے۔ ہم اس واقعہ کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ سیاستدان چاہے اس کا کسی بھی پارٹی سے تعلق ہو اس کے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ اور انہوں نے یہ بھی دعوت دی ہے کہ جس قسم کی انکوائری وہ کروانا چاہتے ہیں۔ جس قسم کے ادارے سے کروانا چاہتے ہیں۔ جس سطح پر بھی وہ عدالتی تحقیقات کروانا چاہتے ہیں ہم اس کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے مگر یہ جو مجرمانہ حرکت ہے، یہ قابل مذمت حرکت ہے، ہم اس کی پوری مذمت بھی کریں اور ان ہاتھوں تک بھی جا پہنچیں گے جن ہاتھوں سے یہ کام سرزد ہوا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی توقع رکھوں گا کہ ایسے معاملات جو کہ انتہائی sensitive اور جذباتی قسم کے معاملات ہیں ان کی فوری طور پر ایسی تشریح یا توجیح نہیں کرنی چاہیئے جس سے کہ حالات کی سنگینی اور بڑھے بلکہ کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ ایسے حالات کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جائے کیونکہ اگر اس قسم کے معاملات کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے تو ہمیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ صوبہ سرحد میں ہر شخص اپنی عزت اور دوسروں کی عزت کرنا جانتا ہے اور اگر ایسے واقعات ہوں تو اس کے نتائج بہت خراب ہو سکتے ہیں۔

جناب والا! ایک دوسری بات کی وضاحت میں اپنی پارٹی کے point of view سے کرنا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد میں جن حالات کا ذکر کیا گیا ہے میں ....

[At this stage the Chair was vacated by the Deputy Chairman which was occupied by the Chairman (Mr. Wasim Sajjad)]

بیرسٹر سید مسعود کوثر: چند حقائق پیش کروں۔ جناب والا! ایک تو یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ صوبہ سرحد میں کسی ایک پارٹی کو اکثریت حاصل ہے۔ وہ اپنے طور پر کوئی حکومت بنا سکتے ہیں بہت مختصراً بیان کرنا چاہوں گا کہ جو صوبہ سرحد کی اسمبلی کی composition ہے اس میں، میں شاید ایک آدھ غلطی کر جاؤں 21 صاحبان جو ہیں ان کا تعلق اے این پی سے ہے۔ 24 کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے 15 کا تعلق نواز شریف گروپ سے ہے 12 جو ہیں وہ آزاد امیدوار ہیں۔ اور جمعیت علماء اسلام فضل الرحمٰن گروپ کا ایک ، اور اس طرح اقلیتی ممبران صاحبان ہیں۔ اسی طرح سمیع الحق صاحب کے اور جماعت اسلامی کے چار ممبران صاحبان ہیں۔

جناب چیئرمین: میں جب چھوڑ کر گیا تو مبارکباد ہو رہی تھی۔ اب تو فرنٹیئر کی

صورتحال پر بحث ہو رہی ہے۔

بیرسٹر سید مسعود کوثر: جناب ہم تو آپ کو مبارکباد دینے کے لئے آئے تھے لیکن یہاں پر تجربہ کار ممبران نے controversial باتیں شروع کردیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں موقع نہیں ہے کہ ایسی باتیں شروع کی جائیں۔

بیرسٹر سید مسعود کوثر : صحیح ہے۔ اور میں اس کی وضاحت اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ فلور آف دی ہاؤس میں یہ بات لائی گئی ہے اور اگر یہ لائی نہ گئی ہوتی تو شاید ضرورت نہ پڑتی۔ لیکن اتنے معزز ایوان کے ریکارڈ میں، اسی باتیں کی گئی ہیں اس لئے مختصراً میں یہ کہوں گا کہ صوبہ سرحد میں بھی جمہوریت کے مختلف ادارے اپنا اپنا رول ادا کریں گے۔ جناب والا! جب تک آپ ایک non-partisan ایک impartial ایک quasi-judicial officer اپنے فرائض انجام دیتے رہے گے آپ کی تعریف ہوتی رہے گی۔ چاہے وہ اپوزیشن والے ہوں چاہے وہ گورنمنٹ والے ہوں۔ لیکن اگر خدانخواستہ آپ اپنے عہدے کے تقدس کو برقرار نہ رکھیں گے اگر آپ نے صرف ایک سائیڈ کا ساتھ دینا شروع کر دیا تو اس سے یہ ادارہ نہیں چل سکے گا۔ مجھے بڑا افسوس ہے اور یہ دکھ کی بات ہے کہ صوبہ سرحد کی اسمبلی جو کہ ایک مثالی اسمبلی ہے وہاں کے اسپیکر صاحب نے اتنا partisan قسم کا attitude اختیار کیا ہے۔ انہیں نے آئین کی اس قدر floutation شروع کر دی۔ انہوں نے ایسی باتیں شروع کر دیں جس کی وجہ سے صوبہ سرحد میں سوائے آرٹیکل 234 کے نفاذ کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ان چیزوں کے لئے آج مناسب وقت نہیں ہے۔

بیرسٹر سید مسعود کوثر: جناب آپ نہیں تھے آپ کی غیر موجودگی میں ایسی باتیں اسی ہاؤس میں کی گئی۔

جناب چیئرمین: اب جو گیا وہ ہوگیا، میرے خیال میں آج یہ موقع نہیں ہے اور کسی مناسب موقع پر اس صورت حال پر مکمل بحث کروائیں گے۔ تو پھر یہ آپ کی بات سنیں گے۔ کس نے آئین کی دھجیاں اڑائیں کس نے ان کو جوڑ دیا۔

بیرسٹر سید مسعود کوثر: میں جناب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو

مبارکباد پیش کرتا ہوں- اور یہ صرف اس ریکارڈ کی وضاحت تھی- بہت مہربانی بہت شکریہ!

جناب چیئرمین: کون کون رہ گیا ہے ڈاکٹر صاحب اور کافی حضرات رہتے ہیں- حافظ حسین احمد صاحب یہ کام کیسے ہوں گا پھر- جی جناب حافظ صاحب-

No controversial issues to be discussed today.

اس کے لئے موقع آئے گا پھر کھل کر بات کریں- جی کھانے کا بھی ٹائم ہو رہا ہے مجھے بتائیں کیا کریں- میرا خیال ہے دو دو منٹ آپ بات کریں-

جناب حافظ حسین احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین صاحب! اگرچہ آپ ہمارے امیدوار نہیں تھے- پھر بھی میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خصوصی طور پر جو آپ نے ہیٹرک مکمل کی ہے تیسری بار اس کے لئے اور یقیناً ہم سمجھتے ہیں کہ اس ایوان میں ہمارے بڑے محترم بزرگ بھی تشریف لائے ہیں- نوجوان بھی ہیں تو میں یہی گزارش کروں گا کہ یہ چاروں صوبوں کی اکائیوں کا ایک گلدستہ ہے- جس میں آدھے پھول نئے آئے ہیں- بہرحال میں مندوخیل صاحب کی طرح جغرافیائی حالات اور صوبہ سرحد کے حالات بیان نہیں کر رہا ہوں- کیونکہ ابھی تک تو ہم صرف وہی حساب کر رہے ہیں کہ کتنے ووٹ ہمیں ملے کتنے کیوں ہمیں نہ ملے- انشاء اللہ ان معاملات پر پھر بحث کریں گے- جہاں تک میرے برادر محترم میر عبدالجبار صاحب کا تعلق ہے- میں ان کو بھی دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں- یقیناً ایک چھوٹے صوبے سے جتنی بھی نمائندگی ملے اسے ہم غنیمت سمجھتے ہیں- لیکن ہوتا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حالات اس قسم کے پیدا فرماتے ہیں کہ نہ پیپلز پارٹی کو اکثریت ہوتی ہے اور نہ نواز گروپ کو- تو پھر ہمارا کچھ کام چل جاتا ہے- کہیں کسی کو چیئرمین کے لئے کھڑا کرتے ہیں اور کہیں کسی کو ڈپٹی چیئرمین کے لئے- بہرحال جو بھی ہوتا ہے اس پر بھی ہم صابر و شاکر ہیں- میں ایک بار پھر آپ کا مشکور ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنی روایات کو برقرار رکھیں گے- اور ہمارے اوپر اسی طرح دست شفقت برقرار رکھیں گے-

جناب چیئرمین: انشاء اللہ- جاوید مینگل صاحب، یہ نوجوان رکن ہیں میرے خیال میں ان کو موقع دیا جائے-

جناب جاوید مینگل: جناب چیئرمین ! میں آپ کو اور جناب میرعبدالجبار صاحب کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں- جناب چیئرمین! چونکہ میرا تعلق ایک پسماندہ صوبے بلوچستان سے ہے اور بلوچستان کے مسائل سے آپ واقف ہونگے، یہ

ہزاروں ہیں۔ اس لئے میں یہ امید رکھونگا کہ اس ایوان میں صوبے کی پسماندگی دور کرنے کے لئے مجھے ہر وقت موقع دیا جائے گا۔ اور ایک بات میں مندوخیل سے کہوں گا کہ ایک مثال ہے کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ ایک مرتبہ پھر میں آپ کو اور ڈپٹی چیئرمین میر عبدالجبار صاحب کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب فضل آغا صاحب۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ جناب چیئرمین! آج ایک خوشی کا موقع ہے کہ جمہوری عمل کی ایک اور سیڑھی ہم نے طے کی ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ بڑی خوش اسلوبی سے، گو کہ سینٹ کے الیکشن شروع ہونے سے پہلے جو بھی ہوتا رہا ہے وہ ہم سب کے نوٹس میں ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ اس قسم کی باتوں کا اعادہ نہ ہو گا اور اس سے بھی زیادہ smooth ہو گا اس بات کی خوشی ہے کہ ووٹنگ بڑی پرفضا ماحول میں ہوئی ہے اور اس سلسلے میں جو بھی نتائج سامنے آئے ہیں اپوزیشن نے اور سرکار نے بھی بڑے اچھے انداز میں لے لئے ہیں۔ ساتھیوں سے ہم نے تقاریر سنیں۔ اس موقع پر آپ کو یہ ہیٹ ٹرک مکمل کرنے پر میں ایک بار پھر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ آپ صحیح معنوں میں اس کرسی اور عہدے کے مستحق تھے اس لئے کہ بعض اوقات ہم سے دوستوں نے یہ سوال کیا ہم نے کہا کہ بھئی کوئی امیدوار سامنے لایا جائے تو ہم conscious کا ووٹ دیں گے۔ انہوں نے پوچھا کہ کس قسم کا ہو تو ہم نے آپ کا نام اور معراج خالد صاحب کا نام بطور خاص لیا۔ میں نے کہا کہ اس قسم کی personality ہو کیونکہ ان Institutions میں ہمارا 9 سال کا خون پسینہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے وقار، جمہوریت کی بحالی میں سینٹ کا بڑا ہاتھ ہے گو کہ شروع سے اس کو غیر جماعتی سینٹ کہا گیا ہے اور کہیں کہیں الفاظ سے اس کو استعمال کیا گیا ہے۔ لیکن ریکارڈ موجود ہے کہ اس ہاؤس اور سینٹ کی جو کارروائی ہے اس پر ہر ممبر کو چاہے وہ اب ہم میں نہ ہو اور جو حضرات اب نئے آئے ہیں ان سب کو بجا طوراس پر فخر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پوری قوم کو اس پر فخر ہونا چاہیئے۔ یہ واحد ادارہ ہے۔ میں سر! آپ کو مبارکباد دینے کے بعد جناب میر عبدالجبار صاحب کو جو ہمارے محترم ساتھی بھی ہیں ہمارے عزیز بھی ہیں، ہمارے پسماندہ صوبے سے تعلق بھی رکھتے ہیں اور ان کی سروسز بھی ہیں۔ اور انہوں نے سینٹ میں تین سال بھی جس طرح گزارے ہیں ان کا بھی اس عہدے کے لئے بالکل صحیح انتخاب تھا اور مجھے خوشی ہے کہ ان کو بھی کامیابی ہوئی ہے۔ میں آپ کی موجودگی سے اور فلور سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمام ان معزز اراکین کو جو آج سے ہمارے اس ہاؤس میں ساتھی بنے ہیں خوش آمدید کہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ اس ہاؤس کو جس طرح ہم

نے مل جل کر چلایا ہے، اس ہاؤس نے بڑے بڑے ادوار دیکھے ہیں ہم نے کیئر ٹیکرز بھی دیکھے ہیں ہم نے نواز شریف صاحب کی حکومت بھی دیکھی ہے، ہم نے محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کی حکومت بھی دیکھی ہے ہم نے جونیجو صاحب کا دور دیکھا ہے۔ ہم نے کچھ عرصہ ضیاء صاحب کے دور میں بھی کام کیا ہے لیکن اس سینٹ کا اپنا ایک مخصوص انداز رہا ہے اور ہمہ وقت ہماری نظر ہمیشہ قومی مسائل پر رہی ہے۔ اور یہاں پر ہم نے جب بھی تنقید کی ہے تو ملکی مفاد میں کی ہے۔ کبھی کوئی partisan role play کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ وہ معزز اراکین جو اس سینٹ میں تشریف لائے ہیں ان سے بھی یہ گزارش ہے کہ اس ماحول کو جس پر ہم سب کو فخر ہے برقرار رکھیں اس سلسلے میں ہمارے جو ساتھی یہاں سے چلے گئے ہیں ان کی بھی بڑی گرانقدر خدمات ہیں۔ اس سے چشم پوشی کرنا مناسب نہیں ہو گا۔ میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ان کے تجربے سے بھی ہم نے بڑا فائدہ اٹھایا ہے اور آئندہ کے لئے بھی ہم سب مل جل کر ایک فیملی کی طرح، ایک گھر کی طرح ملکی مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے، موجودہ حالات جو ملک کے تمام صوبوں میں ہیں، جو سندھ میں حالات ہیں، جو فرنٹیئر میں حالات ہیں، جو پنجاب میں ہو رہے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے، کشمیر کو مدنظر رکھتے ہو، ہندوستان کے ساتھ تعلقات جس طرح ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے، اور افغانستان کے جو حالات ہیں ان کو سامنے رکھتے ہوئے partisan role سے باہر ہو کے ملکی مفاد کے لئے کام کریں تاکہ اس ایوان سے ملک اور عوام کو جو امیدیں وابستہ ہیں ہم ان کو بار آور کر سکیں اور جمہوریت کی راہ کو مزید استوار کر سکیں اور ملک کی پسماندگی دور کرنے کے لئے عوام کی بجا طور پر خدمت کر سکیں۔ اس ملک میں اس وقت جو بدحالی ہے خاص کر نااہلی اور کرپشن اور بدعنوانی کی طرف میں تمام حضرات کی توجہ دلاؤں گا کہ جب تک اس ملک سے ہم بدعنوانی کو دور نہیں کریں گے ہم اپنی اصلاح کبھی نہیں کر سکیں گے۔ ہم عوام کی صحیح معنوں میں خدمت نہیں کر سکیں گے۔ اس کے ساتھ میں آپ کا اور تمام معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی: محترم چیئرمین! اس معزز اور مقتدر ایوان کے نئے ممبر کی حیثیت سے مجھے یہ افتخار حاصل ہے کہ میں آپ کو اس عہدہ جلیلہ پر منتخب ہونے اور فائز ہونے پر تہہ دل سے مبارک باد پیش کروں۔ ساتھ ہی میں جناب میر عبدالجبار صاحب کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں جن کو اس معزز ایوان نے اکثریت کے ساتھ چنا ہے۔ جناب والا! آپ جانتے ہیں کہ انتخاب ہندوسوں کا کھیل ہے۔ اس میں کبھی کوئی رنجش اور جذبات کا عمل دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ آج یہ چیز واضح ہوگئی کہ ہم نے انتہائی متانت، سنجیدگی اور

خاموشی سے ایک بڑا صاف ستھرا کھیل کھیلا ہے اور یہ حکومت کی بھی وسیع القلبی ہے اور محترمہ بینظیر صاحبہ کی فراخ دلی ہے کہ انہوں نے آپ جیسی شخصیت کے پاس بنفس نفیس چل کر مبارک باد پیش کی یہ جمہوریت کے لئے ایک نہایت اچھی روایت ہے۔

جناب والا! آپ کی دانش آپ کی متانت آپ کی شرافت آپ کی سنجیدگی اور آپ کی غیر جانبداری کا شہرہ ہم ایوان سے باہر سنتے آئے تھے اب ہمیں ایک موقع ملا ہے کہ ہم آئندہ تین سال آپ کے سایہ عاطفت میں گزاریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ایوان سے باہر جو آپ نے شہرت پائی ہے اور ایوان کے اندر جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے آپ اس پر پورے اتریں گے۔ حالانکہ آپ کو مبارک باد دی گئی آپ نے ہیٹرک مکمل کی ہے جوایک بہت ہی باعث افتخار بات ہے۔ مگر کبھی کبھار لمبے عرصے تک ایک ہی عہدے پر فائز رہنا مضر اثرات بھی چھوڑتا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ اس سے ایک exception ثابت ہوں گے۔ اس طرح جناب عبدالجبار صاحب جن کا تعلق بلوچستان سے ہے مجھے یقین ہے کہ وہ بھی جب آپ کی کرسی پر وقتی طور پر بیٹھیں گے اور اس ایوان کی کارروائی، چلائیں گے تو اسی غیر جانبداری کا مظاہرہ فرمائیں گے جس کی کہ آپ شہرت رکھتے ہیں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کیونکہ جب عبدالجبار صاحب منتخب ہوئے تو انہوں نے انتہائی انکساری کے ساتھ شکریہ ادا کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی ایک دلربا ادا تھی جو بذات خود جمہوریت کے لئے بہترین ثابت ہو سکتی ہے۔ میں جناب منظور گچکی صاحب اور میاں رضا ربانی صاحب کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے حوصلے کے ساتھ، بڑے تدبر اور تحمل کے ساتھ ان نتائج کو قبول کیا ہے کیونکہ یہی اصل جمہوریت کی روح ہے بلکہ وہ اس لئے بھی قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے جمہوری روایات کو برقرار رکھنے کے لئے ایک کھیل کھیلا جو کہ بالکل صاف ستھرا تھا کہیں سے بھی کوئی شکایت نہیں ہوئی کہ کسی طرف سے بھی زیادتی نہیں ہوئی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان بالا جو ہمارے پارلیمانی نظام کے سب سے اوپر ہے اس میں جو روایات قائم ہو رہی ہیں انشاء اللہ وہ زیادہ مستحکم ہوں گی شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جناب ظفر صاحب۔

Mr. Muhammad Zafar: Thank you, Sir.

Sir, I rise to welcome you to this highest office and I fully associate with the feelings expressed by the previous leaders about your qualities of head and heart and your success is certainly a

tributed to your record. And so is the election of Mir Abdul Jabbar as Deputy Chairman. He has been elected by this House. I am sure, an his own record for having been here for three years with you.

Sir, I am also grateful to those who have expressed their good wishes and kind feelings for the newly elected Senators here. What I have heard during the past couple of hours, I find Sir, that there are going to be very difficult times ahead had and that may require actually a greater sense of statemanship which I hope will not be lacking. With these words, I congratulate you as well as Mr. Jabbar and I welcome you.

Thank you very much, Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Anwar Bhindar Sahib.

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب چیئرمین! میں آپ کو اس عہدہ جلیلہ پر متمکن ہونے اور منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جناب میر جبار صاحب کو بھی مبارک پیش کرتا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مبارک آپ کی اس کارکردگی کا نتیجہ ہے جو آپ نے بحیثیت چیئرمین سینٹ پچھلے سالوں میں دی اور اس ایوان کی خدمت کی۔ اس ایوان میں دکھائی۔ جس جواں ہمتی غیر جانبداری ، اور تدبر سے اور جس قابلیت سے آپ نے اس ایوان کو چلایا آج آپ کو اس کا صلہ ملا ہے کہ اس ایوان نے آپ کو ایک شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا اور تمام دوستوں نے آپ کو ووٹ دے کر کامیاب بنایا۔ مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیں کہ میں تو اسی جماعت سے، اور اسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہوں جس سے آپ تعلق رکھتے تھے اوز مجھے خوشی اور فخر ہے کہ آج آپ اس عہدہ جلیلہ پر متمکن ہوئے ہیں لیکن اب ہمارے فاصلے کچھ زیادہ ہو جائیں گے۔ آپ چیئرمن کی حیثیت سے اس ایوان میں ایک غیرجانبدر جج کی حیثیت رکھتے ہیں اور آپ غیرجانبدا. ہوتے ہوئے تمام ایوان کے چیئرمین ہیں آپ نے اس ایوان کے (دونوں طرف کے) حقوق کو مدنظر رکھنا ہے اور، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ عہدہ بہت کٹھن ہے۔ اس کی ایسی مجبوریاں ہیں اور اس کی ایسی مشکلات ہیں جو صرف وہی شخص جانتا ہے جو اس عہدہ کا حامل ہوتا ہے چونکہ میں آپ کو بڑی دیر سے بحیثیت وکیل بھی جانتا ہوں، بحیثیت دوست بھی جانتا ہوں، بحیثیت ایک چیئرمین کے بھی جانتا

ہوں اس لئے مجھے کامل توقع ہے کہ آپ کی رہنمائی میں اور آپ کی سربراہی میں انشاء اللہ یہ ایوان اپنے فرائض بڑے احسن طریقے سے سرانجام دے گا یہ سارے وفاق کی علامت ہے آپ کی سربراہی میں اور انشاء اللہ آپ کی رہنمائی میں ہم سب لوگ مل جل کر افہام و تفہیم کی فضا پیدا کر کے ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی فضا پیدا کر کے باہمی مسائل کو الجھانے کی بجائے سلجھانے کی فضا پیدا کر کے انشاء اللہ پاکستان کی پوری پوری خدمت سرانجام دیں گے۔ میں وقت کی قلت کی وجہ سے بات مختصر کرتے ہوئے ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کر کے اجازت چاہوں گا۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی : جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت کیا۔ اس سے قبل کہ میں کچھ گزارشات عرض کروں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بحیثیت چیئرمین آپ کو اور ڈپٹی چیئرمین صاحب کی حیثیت سے میر عبدالجبار صاحب کو اس معزز ایوان کے اہم عہدوں پر منتخب ہونے پر اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کروں اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کا بحیثیت چیئرمین تیسری بار یہاں منتخب ہونا آپ کی ان خدمات کا اعتراف ہے جو آپ نے اس sovereign ایوان کے کسٹوڈین کی حیثیت سے اور چیئرمین کی حیثیت سے جمہوریت اور اداروں کے استحکام کے لئے انجام دی ہیں۔ جو آپ نے کردار ادا کیا ہے یہ اس کا اعتراف ہے کہ آپ کو اتنی واضح اکثریت سے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں اپنی پارٹی کے فیصلوں کے مطابق آپ کی شخصیت سے آگاہ ہونے کے باوجود آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکا اور ایک طبقے کے حوالے سے بھی آپ کی کوئی مدد مجھ سے نہیں ہو سکی البتہ آپ کی خدمات کا اعتراف خود اس بات کی دلیل ہے کہ مستقبل میں یہ معزز ایوان جو ہے وہ تمام قومی وحدتوں کے مفادات کا نگہبان ہو گا اور آپ کی سرپرستی میں آپ کی سربراہی میں پورا ایوان ایک اہم رول ادا کرے گا خاص طور پر جمہوریت جمہوری اداروں کے استحکام اور ملک کی سیاست میں اچھی روایت کے حوالے سے جیسا کہ بہترین روایت کسی بھی جمہوری ملک میں جمہوری معاشرے میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان ہونی چاہیئے۔ جو بدقسمتی سے اس وقت موجود نہیں ہے۔ اچھی روایات کے لئے حزب اختلاف اور حزب اقتدار میں اچھے روابط اور اچھے تعلقات کے لئے اور قومی وحدتوں کی مجموعی معاشی، سیاسی، ثقافتی، خودمختاری کے مفادات ان کے وسائل، اختیارات کی حاکمیت کے لئے یہ معزز ایوان اپنا بھرپور رول اور کردار ادا کرے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا ملک مسائلستان ہے اور یہاں آئینی مسئلے سے لے کر جمہوری اداروں کی مضبوطی تک یا جمہوریت کی جڑیں مضبوط کرنے کی بات تک قومی وحدتوں کے اختیارات اور حاکمیت کے بات ان کے مسائل و مشکلات ان کی اقتصادی خوشحالی کی بات بالخصوص یہ ایک اہم تاثر ہے ہمارے ملک کے اندر کہ ایک کثیر القومی ملک ہونے کے باوجود یہاں بھرپور انداز سے چھوٹی قومی وحدتوں کو main stream میں قومی اختیارات کے جو ادارے ہیں ان میں ان کی کوئی شرکت نہیں ہے۔ وہ اپنے آپ کو اس طرح سے محسوس کرتے ہیں کہ وہ اس ملک کے اندر ایک محکوم اور رعیت قوم ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ملک کے معاملات میں انہیں کوئی عمل دخل حاصل نہیں ہے بلکہ اس حد تک وہ بات کرتے ہیں کہ ہمیں دوسرے درجے کا شہری تصور کیا جاتا ہے۔ یہ ایسی مشکلات ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک مسلسل سیاسی عمل کے ذریعے، جمہوری عمل کے ذریعے دور کی جا سکتی ہیں۔ یہاں اقتصادی ناہمواری ہے معاشی ناہمواری ہے، قوموں کے درمیان برابری کا رشتہ ہے، باہمی اعتماد، رواداری، محبت کے رشتے ہیں اور یہ تاثر قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک قوم کی دوسری قوموں پر بالادستی نہیں ہے۔ اس کے لئے طویل جدوجہد کی ضرورت ہے اور ماضی میں بھی جدوجہد ہوتی رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں ان تمام مصائب کا حل چاہے وہ معاشی ہوں، سیاسی ہوں، آئینی مسئلے ہوں، قانون کی بالادستی کا مسئلہ ہو، امن و انصاف کا مسئلہ ہو، عدلیہ کی آزادی کا مسئلہ ہو، پریس کی آزادی کا مسئلہ ہو، مہنگائی، بیروزگاری، بھوک افلاس، جہالت کے مسائل ہوں یا وہ قومی وحدتیں جو عرصہ دراز سے نظرانداز ہیں ان کی خوشحالی کا مسئلہ ہو، یا بالخصوص بلوچستان میں انفراسٹرکچر کی فراہمی کا مسئلہ ہو، یا خصوصی طور پر ہمارے ملک سے اور بالخصوص بلوچستان سے افغان مہاجرین کا فوری اور مکمل انخلاء کا مسئلہ ہو۔ ان تمام مسائل کا میں سمجھتا ہوں علاج جمہوریت ہے اور جمہوری اداروں کے استحکام میں ہے اور اسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ بحیثیت ایک سیاسی کارکن کے اور اس معزز ایوان کے ایک رکن کی حیثیت سے ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ملک کے اندر جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام اور جمہوریت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کی بات کریں اور ایسے حالات پیدا کریں اور ایسا ماحول پیدا کرنے میں ہر سیاسی کارکن کو بالخصوص معزز ایوانوں میں بھیجے گئے ارکان کو ایک ایسا کردار ادا کرنا چاہیئے، چاہے وہ حزب اختلاف کے ساتھ ہوں چاہے وہ حزب اقتدار کے ساتھ ہوں جو اچھی روایات ہیں جمہوریت کے جو بہترین اصول ہیں پارٹی سیاست ہے ان سب کو تقویت دیں اور یہ جو لوٹے کا لفظ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں استعمال ہوتا ہے اس سے اجتناب کریں اس سے جان چھڑائیں کوئی ایسا معاشرہ بنائیں جس میں پارٹی سیاست ہو پارٹی سسٹم کو تقویت ملے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پارٹی سیاست اور پارٹی سسٹم کو اس وقت تقویت ملے گی جب معزز ایوان کے تمام ارکان اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں گے اور ظاہر ہے اس سے بڑا اور رتبہ اور عزت ہمارے عوام ہمیں کیا دے سکتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی تائید اور حمایت سے ان معزز ایوانوں میں بھیجتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ

یہ ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ کا مزید وقت نہیں لوں گا صرف اتنا آخر میں گزارش کروں گا کہ ان امیدواروں نے جو ناکام ہوئے جس جمہوری جذبے کے تحت اور فراخدلی کے تحت اپنی شکست قبول کی یہ بھی ایک اچھی روایت ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے معزز ایوان کے تمام ممبران آپ کی سربراہی میں انشاء اللہ اس ملک کے اندر جمہوریت، جمہوری اداروں کے استحکام اور سیاست میں اچھی روایت اور بہترین حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے جو رشتے ہیں ان کو مضبوط کرنے میں ان کو قریب لانے میں اور ان کے تضادات کو کم کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔ میں آپ کا آخر میں ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : ساجد میر صاحب بس ایک ایک منٹ تبھی بات بنے گی۔

پروفیسر ساجد میر : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کو اور ڈپٹی چیئرمین کو ان کے عہدے پر منتخب ہونے پر میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی کامیابی نہ صرف ان پارٹیوں کی کامیابی ہے جنھوں نے آپ کو سپورٹ کیا ہے بلکہ یہ آپ دونوں کی ذاتی خوبیوں کے لئے ایک خراج تحسین ہے جو ہاؤس نے آپ کو پیش کیا ہے اور سب سے بڑھ کر میرے نزدیک آپ دونوں کی کامیابی جمہوریت کی اور جمہوری عمل کی کامیابی ہے اس لئے کہ میرے علم و اطلاع کے مطابق اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے باقی تمام ساتھیوں کے علم و اطلاع کے مطابق یہ انتخاب بڑے ہی صاف ستھرے اور صحیح اور جمہوری انداز میں ہوئے ہیں اور اس میں ہارس ٹریڈنگ یا اس قسم کی کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہی روایات ہم پورے ملک اور صوبوں میں قائم کریں تو ہماری سیاسی روایات مستحکم ہو سکتی ہیں، صحت مند ہو سکتی ہیں اور آئندہ کے لئے ہم بہتر بنیادیں اپنے سیاسی عمل کے لئے قائم کر سکتے ہیں اور میں اس لئے بھی آپ دونوں کی کامیابی کو جمہوری عمل کی کامیابی اور جمہوریت کی کامیابی قرار دیتا ہوں کہ جمہوریت کے سفر میں بدقسمتی سے ہم ابھی اس منزل تک نہیں پہنچے جہاں ملک کے تمام جلیل القدر اور بڑے مناصب ایک ہی پارٹی کی جھولی میں ڈال دیئے جائیں خاص طور پر جبکہ ایسی کسی پارٹی کا سیاسی اور جمہوری ریکارڈ disputeable ہو ہمارے جمہوری سفر میں مناسب یہی ہے کہ چیک اینڈ بیلنسز کا نظام ہم قائم کریں اس کی حوصلہ افزائی کریں اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کا یہ انتخاب اس سلسلے میں ایک بہت بڑا قدم اور سنگ میل ثابت ہو گا۔

جناب والا! یہاں ہاؤس کی بہترین روایات کا ذکر کیا گیا ہے میں اتفاق کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں آنے سے پہلے جہاں تک مجھے ہاؤس کی روایات کا علم ہے اس ہاؤس نے واقعتاً

بڑی اچھی اور صحت مند روایات قائم کی ہیں لیکن میں یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ جب مجھے ایک نئے ممبر کی حیثیت سے ہاؤس کے بزنس کی ایک طویل فہرست دی گئی تو مجھے قدرے مایوسی ہوئی، میں نہیں جانتا کہ کچھ عرصے کے بعد معذرت سے عرض کروں گا کہ میں بھی کانِ نمک میں جا کر نمک بن جاؤں گا لیکن بہرحال اس وقت میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ 87ء کی 89ء کی اور 90ء سے جو بزنس پینڈنگ ہے اس کو پورا کرنا اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ہم سب کا یہ فریضہ ہے اور قائد ایوان نے آپ کو جو گورنمنٹ کی طرف سے سپورٹ کرنے کا یقین دلایا ہے میں سمجھتا ہوں سب سے بڑی سپورٹ ان کی یہ ہو گی کہ وہ پینڈنگ بزنس جو ہے اور اس کے علاوہ جو day to day ہمارے پاس ملکی مسائل آئیں گے ان کو ہم قانون سازی کی حد تک اور سینٹ کی ذمہ داریوں کی حد تک پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

اس کے ساتھ ہی آخر میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ قائد ایوان نے نیشنل consensus کی طرف جو توجہ دلائی ہے وہ بڑی اہم اور ضروری بات ہے اور انہوں نے یہ بات کرتے ہوئے پورے ہاؤس کی ترجمانی کی ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ پوری قوم کی ترجمانی کی ہے۔ اس وقت ہمیں مفاہمت کی ضرورت ہے ان قومی مسائل پر جو ہم سب کے نزدیک اہم ہیں۔ کشمیر کے مسئلے پر، ہمارے ایٹمی پروگرام، ہماری بنیادی معاشی پالیسی پر، افغانستان کے سلسلے میں، اسلامی نظریے کی تکمیل اور اسلام کے نفاذ کے سلسلے میں جو ہمارے متفق علیہ مسائل ہیں کم از کم ان کے سلسلے میں ہمیں مل کر اور مفاہمت کے ساتھ چلنا چاہیئے اور میں سمجھتا ہوں کہ مفاہمت پیدا کرنے اور مفاہمت کا ماحول پیدا کرنے کی سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں، میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ باہمی اعتماد کی فضا پیدا کی جائے۔ یہ روایت ختم ہونی چاہیئے کہ جب مسلم لیگ کو یا پیپلز پارٹی کو اے این پی یا ایم کیو ایم کے ووٹوں کی ضرورت پڑے تو ان کے ووٹ پاک ہو جاتے ہیں اور جب ان کے ووٹوں کی ضرورت نہیں ہوتی یا ان کے ووٹ نہیں ملتے تو انہیں وہ غدار اور غیر محب وطن قرار دیتے ہیں۔ اس روایت کو ختم کرنا چاہیئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین : پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ : جناب چیئرمین! میں صرف ایک منٹ لوں گا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ مجھے احساس ہے کہ وقت کی کمی ہے اور آپ نے کھانے پر بھی تشریف لے جانا ہے۔ جناب چیئرمین! میں اس ایوان بالا کا تیسری بار چیئرمین منتخب ہونے پر آپ کو

مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ حالیہ الیکشن کے pattern نے یہ ثابت کیا ہے کہ جہاں اس ایوان میں سیاسی جماعتوں نے آپ کو سپورٹ کیا وہاں آپ کی ذات کا آپ کے سابقہ کردار کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ اور یہ کامیابی جہاں سیاسی جماعتوں کی کامیابی ہے وہاں آپ کی ذاتی کامیابی بھی ہے۔ میں اس موقع پر جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب جبار صاحب کو بھی اس ہاؤس کا ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! پچھلی دو terms میں آپ نے جس طرح اس ایوان کے حقوق اور اس ایوان کے ممبران کا تحفظ کیا میں امید کرتا ہوں آپ آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح اس ایوان کے حقوق اور اس ایوان کے ممبران کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ الیکشن سے پہلے تو آپ ضرور سیاسی جماعتوں کے نمائندے تھے لیکن چیئرمین منتخب ہونے کے بعد آپ impartial ہو گئے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ ہاؤس کے تمام ممبران، جنہوں نے آپ کا ساتھ دیا اور وہ ممبران جنہوں نے جمہوریت کی خاطر آپ کی مخالفت کی آپ ان کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ ایک بار پھر آپ اور جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب امداد علی اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں آپ کو چیئرمین اور میر عبدالجبار کو ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کروں۔ جناب چیئرمین! واقعی حقیقت ہے آج جب ہم الیکشن میں آئے اور ہم نے محسوس کیا کہ یہ چیز جو تھی وہ آپ کی ذاتی چیز تھی۔ لوگوں کے دل میں، ممبران کے دل میں آپ کے لئے جو عزت تھی، جو پیار اور محبت تھی اور جس طریقے سے آپ کا ماضی کا کردار تھا، ہر آدمی چاہے وہ اپوزیشن میں ہو یا گورنمنٹ میں ہو، ووٹ اس نے کہیں بھی دیا ہو لیکن آپ کے اخلاق کی یقیناً وہ تعریف کرتا ہے، اور جب کوئی آدمی کسی آدمی کی تعریف کرتا ہے تو اس کا اثر یقیناً سننے والوں پر بھی پڑتا ہے۔ یہ چیز میں سمجھتا ہوں آپ کی ذات کی کم جمہوریت کی زیادہ ہے کیونکہ ہم جمہوریت پسند لوگ ہیں اور جمہوریت کے لئے ہم نے کافی جدوجہد کی ہے اور خوش قسمتی سے میرا تعلق بھی اس طبقے سے ہے جس طبقے سے آپ تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے زیادہ خوشی اس لئے ہوئی ہے کہ ایک وکیل دوبارہ چیئرمین کی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا ہے، وہ بھی تیسری مرتبہ۔ شاید تیسری مرتبہ اس ہاؤس کا کوئی بھی چیئرمین منتخب نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! جہاں تک سینیٹرز کا آپ پراعتماد کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھی اسی اعتماد کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا باقی عرصہ ، آئندہ کے تین سال، اسی اعتماد اور

غیرجانبداری کے ساتھ چلائیں گے۔ ہم آپ کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ اس ہاؤس کو چلانے میں آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا جائے گا۔ آپ کو مبارک باد دینے کے ساتھ ساتھ میں ان نئے آنے والے دوست حضرات کو بھی مبارک باد دوں گا جنہوں نے آج حلف لیا اور امید رکھتا ہوں کہ وہ بھی اس ایوان کو چلانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔

جناب چیئرمین! آج ایک بات اور بھی میں نے محسوس کی کہ جب پانچ مہینے پہلے ہم یہاں آئے تھے تو اس ایوان میں صرف ایک خاتون ممبر تھی اب ماشاء اللہ اس ایوان میں دو خواتین ممبر بن گئی ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی تعداد بڑھتی رہے گی کیونکہ اس ملک میں خواتین کی تعدادا پچاس فیصد سے زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین! میں کچھ اور عرض کرنا چاہتا تھا لیکن ہمارے دوست ابراہیم خان صاحب چلے گئے ہیں، انہوں نے ایک بات کہی تھی کہ عورت پر حملہ ...... جہاں تک ہمارے معاشرے کا تعلق ہے، ہم بھی کسی عورت پر حملے کو بہت ہی گھٹیا اور کمینی حرکت سمجھتے ہیں اور ہم اس پر سختی سے تنقید کرتے ہیں خواہ یہ حملہ کسی نے بھی کیا ہو۔ ہم کبھی بھی نہیں چاہیں گے اور نہ کوئی کسی بھی جمہوری معاشرے میں یہ چاہے گا کہ کسی پارلیمنٹ کے لیڈر پر چاہے وہ عورت ہو یا مرد، حملہ کیا جائے۔ کیونکہ وہ دوست یہاں موجود نہیں ہے اس لئے میں اس پر کچھ زیادہ بات نہیں کروں گا۔ اور آپ نے پہلے ہی حکم فرما دیا تھا جب ہمارے دوست کوثر صاحب تقریر فرما رہے تھے کہ ان باتوں پر نہ جائیں۔ اس لئے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا اس لئے میں ایک بار پھر آپ کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: جی کوئی اور صاحب، جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: میں انتظار کر رہا تھا کہ تمام اراکین اپنے خیالات کا اظہار فرما لیں۔ جناب والا! چونکہ پارلیمانی امور اور قانون کی بھاری ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میرے اوپر خصوصی طور پر فرض بھی عائد ہوتا ہے اور میرا اخلاقی فریضہ بھی ہے اور اچھی روایت بھی ہے کہ اپنی جانب سے، اپنی حکومت کی جانب سے آپ کو خلوص دل سے اس انتخاب پر دلی مبارک باد پیش کروں۔ یہ یقیناً ایک منفرد اعزاز ہے جو کہ نہ صرف آپ نے بحثیت چیئرمین منتخب ہو کر حاصل کیا ہے بلکہ میرے عزیز دوست میر عبدالجبار کے لئے بھی یہ اعزاز ایک لحاظ سے منفرد ہے۔ آپ کے لئے یہ منفرد اعزاز ہے کہ تیسری دفعہ

مسلسل چیئرمین شپ کے انتخاب میں آپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔ میرے محترم دوست میر عبدالجبار صاحب نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ یہ بھاری ذمہ داری قبول کرکے یہ اعزاز حاصل کیا ہے۔ دونوں میرے لئے انتہائی قابل احترام اور قابل قدر شخصیات کے حامل ہیں۔ ان کی ذات پر، ان کے اخلاق پر مجھے قطعاً کوئی شک و شبہ نہیں ہے بلکہ ان کا رویہ قابل تعریف ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہم مشترکہ طور پر آپ کی قیادت میں اس ہاؤس کو چلائیں گے اور ہم سب اپنے اس حلف کو مد نظر رکھیں گے۔ جو کہ مختلف اوقات میں بحثیت ممبر، یا بحثیت نائب چیئرمین، یا بحثیت چیئرمین کے آئین کے تحت اٹھاتے رہے ہیں۔ میں یہاں جناب چیئرمین! وقت کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اکتوبر کی 6 تاریخ سے جو جمہوری عمل شروع ہوا تھا آج وہ بخوبی اور احسن طریقے سے پرامن ماحول میں اختتام پذیر ہوا ہے۔ اور اس جمہوری عمل کے طریقہ کار اور کارکردگی کے بارے میں جتنے بھی خدشات تھے وہ غلط ثابت ہوئے ہیں یہ دو بڑی خصوصیات ہیں اس آج کے انتخاب کی، کہ کچھ حلقوں نے خدشات ظاہر کئے تھے کہ شاید انتخابات منصفانہ نہ ہوں لیکن ہمیں یہ فخر ہے کہ آج کے یہ انتخابات بھی مکمل طور پر شفاف اور منصفانہ ثابت ہوئے ہیں کسی قسم کی دھونس اور دھاندلی کا کوئی ارتکاب کسی جانب سے نہیں ہوا۔ وہ خدشات غلط ہوئے اور دھاندلی کا کوئی ارتکاب کسی جانب سے نہیں ہوا۔

دوسرا خدشہ یہ بھی ظاہر کیا جاتا تھا چند حلقوں کی جانب سے کہ شاید حکومت وقت حزب اختلاف کو برداشت نہ کرے یا نہیں کرتی ہے تو میں یہاں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم انتخابی عمل کے نتائج کا بھرپور احترام کرتے ہیں اور ہمارا سیاسی مخالف بھی اگر اس انتخابی عمل کے ذریعے سے کامیابی حاصل کرے تو ہم خندہ پیشانی کے ساتھ اس کے نتیجے کو قبول کرتے ہیں۔ ان کے آئینی اور جمہوری حقوق کا احترام، تقدس عزت اور تحفظ میرے لئے اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ حکومت کے اپنے وزراء یا اراکین اسمبلی کے حقوق کا احترام اور تحفظ عزیز ہو تو یہ دو نکات تھے جن کا ذکر میں ضروری سمجھتا تھا۔

آخر میں، میں یہ ضرور کہوں گا کہ جہاں ہم بہت سے اعلی فاضل اور انتہائی اہم سینیٹروں کے ساتھ سے محروم ہوئے ہیں کل کی تاریخ میں جن سینیٹر حضرات کی مدت پوری ہوئی ہے جو ریٹائر ہوئے ہیں ان میں بڑی بڑی اہم اور قابل قدر شخصیات تھیں اور انہوں نے ایک بڑا اہم رول ادا کیا ہے چاہے وہ اختلاف سے ہوں چاہے وہ اقتدار سے ہوں۔ میں آج قائد حزب اختلاف ملک محمد علی ہوتی کی کمی کو بھی محسوس کر رہا ہوں وہ میری جماعت سے نہیں ہیں۔ لیکن میں ان کے اخلاق سے اور ان کی موجودگی اور کردار کا معترف ہوں۔ میں نور جہاں پانیزئی صاحبہ کے کردار کا بھی معترف ہوں اور ان کی کمی محسوس کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنا ایک کردار اور

رول ادا کیا ہے۔ تمام میرے جو ساتھی ریٹائر ہوئے ہیں انہوں نے ایک بہت ہی اچھے پروقار اور خوشگوار ماحول کے اندر ماضی میں اس ایوان کو چلایا ہے اور جو تسلی ہوئی ہے جناب چیئرمین! وہ یہ ہے کہ شاید 1994 ء کے جو انتخابات سینٹ کے ہوئے ہیں اس میں جتنی قدآور اور مقتدر شخصیات اس ایوان بالا کی رکن بنی ہیں شاید ماضی میں ایسا نہ ہوا ہو، کیونکہ آج جو ہمارے نئے ممبران سینٹ آئے ہیں ان کی کامیابی کا میں خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور یہ ضرور کہوں گا کہ ان میں ایسی ایسی قد آور شخصیات ہیں کہ جو اپنے اپنے قومی جماعتوں کے اپنے علاقائی جماعتوں کے سربراہان بھی ہیں اور سیکرٹری جنرل صاحبان بھی ہیں اور سابق صوبائی سپیکرز بھی ہیں ایک نہیں کئی ہیں۔ سابق جج بھی ہیں اعلی عدالتوں کے، اور سابق وفاقی و صوبائی وزراء بھی ہیں اور وہ شخصیات ہیں جنہوں نے سیاسی طور پر انتہائی متحرک اور موثر کردار جمہوری اداروں میں ادا کیا ہے۔ ایک انتہائی اہم شعبہ یعنی قانون سے بہت سے معروف وکلاء بھی آئے ہیں دانشور بھی آئے ہیں مذہبی جماعتوں کے اکابرین بھی آئے ہیں اور ہمارے فاٹا کے مقتدر شخصیات آئی ہیں۔ فاٹا کے علاقے سے عام طور پر لوگوں کو شکایت ہوتی ہے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ بڑے باشعور فاٹا کے اراکین اس دفعہ آئے ہیں اور ان کی آمد سے اور ان کے اس انتخاب پر انہیں دلی مبارکباد کے ساتھ ساتھ میں پوری توقع کرتا ہوں کہ اب ہمارے سینٹ کا وقار اور ہماری ڈیبیٹس اور ہمارا بنیادی فریضہ زیادہ احسن طریقے سے چلے گا، اور وہ بنیادی طریقہ ہے قانون سازی کا فریضہ جناب چیئرمین اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئین کی بالادستی اور قانون کی حکمرانی اور قانون سازی کے عمل میں اپنی طرف سے آپ کو اپنے تعاون کا یقین دلاتا ہوں اور میں پوری امید کرتا ہوں کہ اگر ہمیں اسی طرح سے پورے ایوان کا تعاون شامل حال رہا تو میں اتنا آپ کو ضرور بتاؤں گا کہ اس سال انشاء اللہ تعالیٰ تمام معزز اراکین کے تعاون سے ہم قانون سازی میں، شاید ہم اتنے قوانین ہم پاس کر لیں گے کہ شاید پاکستان کی تاریخ میں ایک سال کے عرصے میں اتنے قوانین پاس نہیں ہوئے ہوں گے، جتنے کہ میرے پاس بل تیار ہیں، جنہیں کہ ان ایوانوں میں آنا ہے اور میں صرف اپنے اراکین سے درخواست کروں گا کہ قانون سازی جو کہ اس ایوان کا بنیادی فریضہ ہے اس میں آپ سے تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔ چاہے ہم کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں قانون کا سب پر عملدرآمد ہوتا ہے اس لئے قانون سازی کے عمل کو تیز کرنے کی ضرورت اور کوششوں میں، میں آپ کے تعاون سے درخواست کرتا ہوں۔

مفاہمت کی جو بات کی گئی ہے اس میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتی ہیں۔ آج یہ انتخابی عمل ہوا ہے، اس سے ذرا تھوڑی بہت حرارت پیدا ہوتی ہے، شدت پیدا ہوتی ہے، کچھ اختلافات پیدا ہوتے ہیں، آج کے بعد آیئے ہم ایک بار پھر غور کریں کہ کیا جمہوریت کے لئے ضروری ہے اور جمہوری اداروں کے تحفظ اور ان کو فعال بنانے کے لئے مفاہمت کی ضرورت پر کوئی دو رائے نہیں ہے۔ اس کی ضرورت میں آج بھی شدت سے محسوس کرتا ہوں،

کل بھی کرتا تھا، پہلے بھی کرتا تھا اور آج میں پھر کہوں گا کہ آیئے ہم ایک بار پھر نظرثانی کریں اور کوشش کریں کہ وہ نکات جن پر ہمارے آپس میں اتفاق رائے ہو سکتا ہے ان نکات پر تو کم از کم ایک دوسرے کے ساتھ مفاہمت کا راستہ اپنائیں، ایک ضابطہ اخلاق کی ضرورت بھی میں شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ آیئے ہم سب مل کر ایوان میں ایک دوسرے کے ساتھ چلنے کا ضابطہ اخلاق اور ایوان کے باہر بھی ایک دوسرے کے اوپر تنقید کرنے یا ایک دوسرے کی مخالفت کرنے یا ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات کے بارے میں ہم ایک ضابطہ اخلاق وضع کریں، آیئے ہم قومی مسائل کے اوپر چونکہ پاکستان کے تحفظ اور سیکیورٹی سے متعلق ہے، جس میں صرف اور صرف قومی مفاد کا سوال ہے، آیئے اس کے اوپر اختلاف رائے کی بجائے آپس میں اتحاد پیدا کریں، اتفاق پیدا کریں اور اس کے ساتھ ہم اپنے جمہوری اداروں کو اور زیادہ موثر کریں اور اس طرح سے ہم جمہوریت اور جمہوری اداروں کو یقینی بنائیں اور ملک کے مفاد کو بھی یقینی بنائیں۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین : جی جناب میر جبار صاحب۔

جناب میر عبدالجبار : جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا ازحد مشکور ہوں کہ آپ نے تنگی وقت کے باوجود بھی مجھے کچھ وقت دیا۔ جناب والا! سب سے پہلے میں اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کے اس انتخاب پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس منصبِ جلیلہ پر اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے، اپنی شرافت کو مدنظر رکھتے ہوئے، آپ کی ذہانت اور آپ کی قابلیت جس کا ہمیں اس سے قبل بھی علم تھا اس کو بروئے کار لاتے ہوئے اس مقدس ایوان کو اسی طرح چلائیں گے جس طرح آپ اس سے قبل چلاتے رہے ہیں۔

جناب والا! میں آپ کے توسط سے اس ایوان بالا میں اپنے ان تمام ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی کوششوں کی بدولت آج میں اس ایوان بالا کا ڈپٹی چیئرمین منتخب ہوا۔ جناب والا! میں آپ کی وساطت سے اپنے ان تمام اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جس اعتماد کا مجھ پر اظہار کیا ہے میں انشاء اللہ اس پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔

جناب والا! از حد خوشی ہوئی کہ میں نے آج اس ایوان میں جو نئے چہرے دیکھے جو ہمارے نئے ساتھی آئے ان میں ایسے بالغ النظر وسیع القلب کہنہ مشق سیاست دان وسیع بصیرت والے سیاسی سماجی خدمت کرنے والے ماہرین اقتصادیات ماہرین قانون دیکھے ہیں جو میں

سمجھتا ہوں کہ جو ہمارے اس مقدس ادارے کے لئے ایک نیک شگون ہے ایک نیک فال ہے اس ملک کے لئے ایک بہت اچھی بات ہے کہ ہم اس میں مل کر اس ملک کی فلاح کے لئے بہبود کے لئے کام کریں گے۔ اور ہم اپنے اس عوام کے معیار پر پورا اترنے کی کوشش کریں گے۔

میں اس معزز ایوان کا اور ان اراکین حضرات کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ آپ کی وساطت سے میں ان اصحاب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے مجھ پر بھرپوراعتماد کا اظہار کیا اور مجھے منتخب کیا میں اپنے حریف میاں ربانی صاحب کا بھی از حد مشکور ہوں جس طرح انہوں نے نتائج کو خندہ پیشانی سے قبول کیا وہ غالباً جمہوریت کی اصل روح ہے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہی الفاظ پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. Well, the honourable members of the Senate, I wish I had more time to respond to all the good wishes and expression of sentiments which have been made. I am grateful to you for the warm words which you have said about me, I think, the success that God has given me today is not really a credit to me, it is really a credit to all those traditions which we have together created in this House and the credit really goes to all those members, all those people who have worked in upholding and building these traditions over the last nine years and I have only tried to carry forward these traditions and the credit goes to all of you, to all those members who have been here before us, the Chairmen who have been here before us and the Deputy Chairmen who have been before us, the traditions that we have tried to establish in this House are one of impartiality, neutrality and objectivity. I have tried my best, of course, I am human being, and human being have their faults but to the best of my ability I have tried that when conducting the proceedings of this House, I should make no distinction between one party and other, try and create balance in the House and give effective voice to all those people where ever they may come from and whatever background of party they may belong to. I hope that with your

support I will be able to carry forward these traditions and build them further.

You have reminded me today of my responsibilities. I am grateful to you for doing this because in a moment of victory one tends to forget that one has grave responsibilities. I am extremely grateful to Qazi Hussain Ahmad Sahib, for pointing out that I have grave responsibilities and I am conscious of them. I hope that I will continue to get the support of the government, the Opposition, of all the honourable members so that we can do the work that this House is really here for and that is to look into the problems of the people of Pakistan are facing, to find solution for them, to give them guidelines and ideas so that we may help Pakistan to become a stronger, better and healthier Pakistan. I don't have much time so that I will not go on any longer. I just want to thank you once again for the very warm words that you have said about me. I would like to take this opportunity to welcome the new members and I do hope that they will have a very successful tenure and I want to, of course, appreciate the work done, contributions made by the distinguished memebrs who are no longer members of this House today. We appreciate what they have done and as I said that we are all grateful for the traditions that we have built for this House and let us hope we will carry forward these traditions in future. So thank you very much.

With these words I will now read the order of the President of Pakistan.

"In exercise of powers conferred by Clause 1 of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on 21st March, 1994."

sd/-

President

Farooq Ahmad Khan Leghari

(Then the House was prorogued sine die)

PCPPI—346 (96) Senate—14-3-96—180.